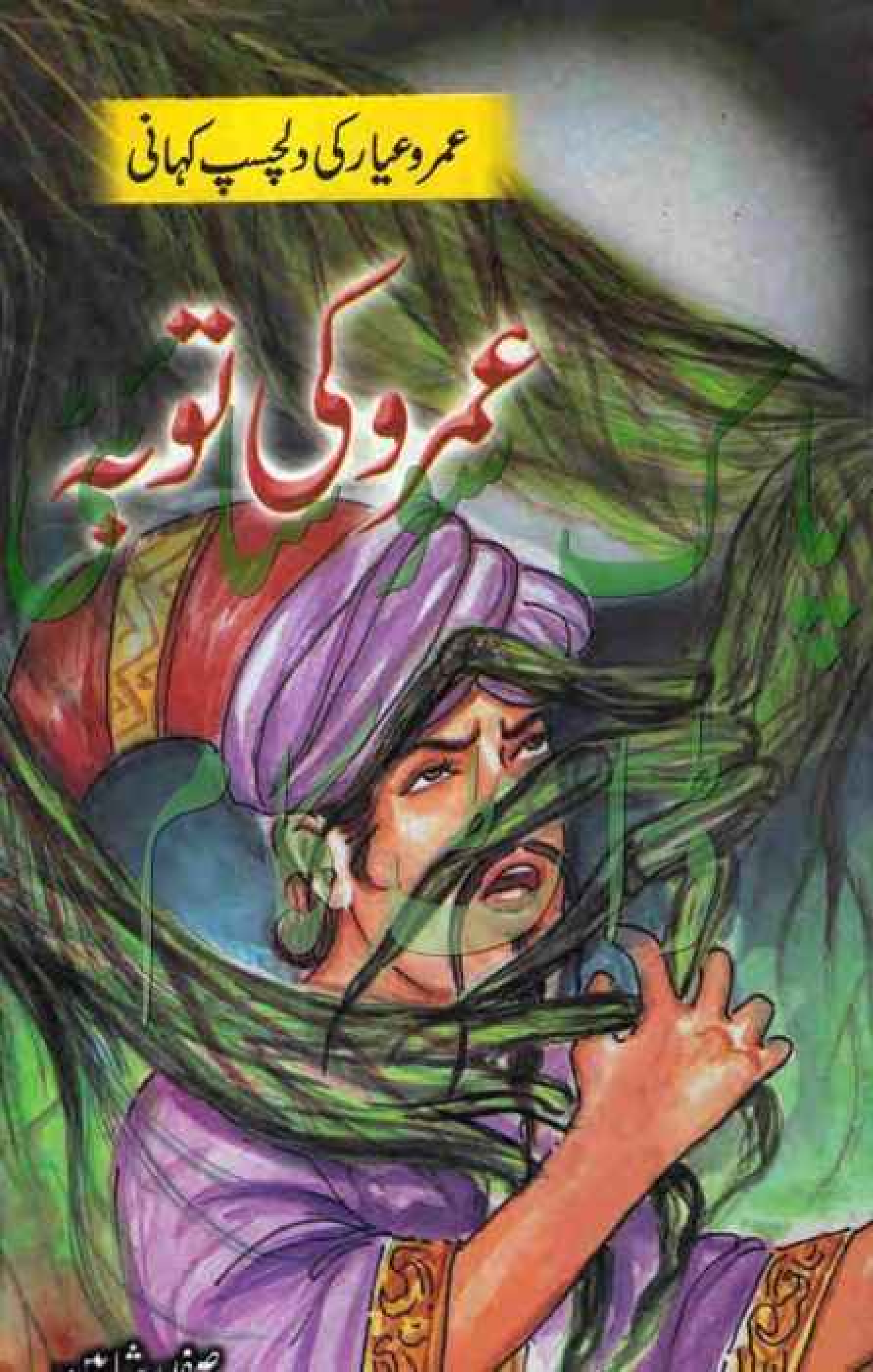
عمرو عیار کی دلچسپ کہانی
عمرو کی توبہ

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب ——— عمرو کی توبہ
مصنف ——— صفدر شاہین
پرنٹر ——— واحد پرنٹر کراچی
قیمت ——— =/20 روپے

## اسٹاکسٹ

### صابری دارالکتب

قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور

| | | |
|---|---|---|
| یونس بک ڈپو | اردو بازار | لاہور |
| فہیم بک ڈپو | اردو بازار | لاہور |
| اشرف بک ایجنسی | اقبال روڈ | راولپنڈی |
| کتاب گھر | اقبال روڈ | راولپنڈی |
| شمع بک اسٹال | ریگل روڈ | فیصل آباد |
| رشید نیوز ایجنسی | فریئر مارکیٹ | کراچی |
| الحبیب نیوز ایجنسی | اخبار مارکیٹ | حیدر آباد |



**عمرو** بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔

"بال مرمت کرالو۔ گنج کرالو۔ داڑھی منڈوالو۔"

عمرو نے آواز کی سمت دیکھا اور اسے حیرت ہوئی۔ ایک آدمی جو شکل سے بے وقوف لگتا تھا، ایک ہاتھ میں قینچی اور دوسرے ہاتھ میں استرا لیے چل رہا تھا اور آواز لگا رہا تھا۔ عمرو نے پہلی بار ایسا حجام دیکھا تھا جو کہیں دکان یا میز کرسی لگانے کی بجائے گھوم پھر کر بال کاٹتا تھا۔ وہ اس حجام کے قریب گیا۔ حجام نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑا۔

"کیا بات ہے۔ مجھے دیکھ کر تمہارے دانت کیوں نکل پڑے۔" عمرو نے منہ بنا کر پوچھا۔

"اس لیے کہ میں ایک وقت میں ایک کام کرتا ہوں۔ جبکہ تمہارے بال بھی بہت بڑھے ہوئے ہیں اور داڑھی بھی جھاڑی کی طرح الجھی ہوئی ہے۔"

"یار...... تم بندے ہو کہ نائی......" عمرو نے غصے سے کہا۔ "میں نے تمہیں کب کہا ہے کہ میرے بال کاٹ دو یا داڑھی مونڈ دو۔"

"میں نائی نہیں حاتم طائی ہوں......" حجام نے بڑے فخر سے کہا۔ "جس طرح حاتم طائی لوگوں کے کام مفت کرتا تھا، اسی طرح میں لوگوں کے بال مفت

میں کاٹتا ہوں۔"

"مگر حاتم طائی تو نیکی کر کے دریا میں ڈال دیتا تھا۔تم کیا کرتے ہو؟" عمرو نے پوچھا۔

"میں بال کاٹ کر کنویں میں ڈال دیتا ہوں۔ کیونکہ دریا بہت دور ہے۔" حجام نے ہنس کر کہا۔"تم بتاؤ۔بال کاٹوں یا داڑھی مونڈوں؟"

"نہیں۔میں حاتم طائی سے نہیں کسی حجام نائی سے بال کٹواؤں گا۔" عمرو نے کہا۔

"دیکھو بڑے میاں......میں آئی روزی کو نہیں چھوڑ سکتا۔" حجام نے سخت لہجے میں کہا۔"تمہارے بال میں ہی کاٹوں گا۔"

"یار......ایک مرتبہ کہہ دیا ہے کہ مجھے بال نہیں کٹوانے۔" عمرو نے سر جھٹک کر غصے سے کہا۔

"تو پھر میرے پاس کیا ریوڑیاں لینے آئے تھے؟" حجام اسے گھورتا ہوا بولا۔

"صرف یہ معلوم کرنے کہ تم کہاں کے نائی ہو۔ پہلے تو یہاں کبھی نظر نہیں آئے۔" عمرو نے جواب دیا۔

"نظر نہیں آیا نا۔اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حکیم کے پاس جانا چاہیے۔ تمہاری آنکھیں کمزور ہیں۔ ان کا علاج کراؤ۔" حجام نے مسکراتے ہوئے کہا۔"اس سے خمیرہ لے کر کھاؤ جو بصارت تیز کرتا ہے۔"

"اچھا۔مگر یہ تو بتا دو کہ تم کون ہو اور کہیں بیٹھ کر بال کاٹنے کی بجائے گھوم پھر کر کیوں بال کاٹتے ہو۔" عمرو نے پوچھا۔



حجام نے ہنس کر کہا۔"میں شام کا شہزادہ شیخ چلی ہوں۔ کیا تم یقین کرو گے؟"

"بالکل نہیں۔تم شہزادے نہیں ہو سکتے۔" عمرو نے اس کا حلیہ دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔"البتہ شیخ چلی ہو سکتے ہو۔"

"اچھا۔مگر تم کون ہو؟" حجام نے پوچھا۔"کیا کام کرتے ہو؟"

"میں عمرو ہوں۔خواجہ عمرو۔" عمرو نے بتایا۔"میں کوئی کام نہیں کرتا۔"

"اچھا۔تو میرے ساتھ مل کر کام کرو۔" حجام بولا۔"جو پیسے ملیں گے۔ آدھے تمہیں دوں گا، آدھے میں لوں گا۔"

"نہیں۔میں بال نہیں کاٹ سکتا۔" عمرو نے منہ بنایا۔"یہ بہت چھوٹا پیشہ ہے۔"

"درخت تو کاٹ سکتے ہو۔آؤ جنگل میں چلتے ہیں۔" حجام نے کہا۔"تم لکڑیاں کاٹنا، میں ان سے پتے الگ کروں گا۔"

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔" عمرو نے غصے سے کہا۔"جاؤ اپنا کام کرو۔"

"میں تو اپنا کام کر رہا ہوں اور تم میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔" حجام نے ہنس کر کہا۔"جاؤ اپنا کام کرو۔"

اسی لمحے عمرو کے ایک واقف شخص نے وہاں سے گزرتے ہوئے عمرو کو دیکھ کر کہا۔"خواجہ......کیوں سر کھپا رہے ہو۔یہ شخص پاگل ہے۔"

عمرو نے سوچا کہ واقعی وہ حجام کوئی پاگل دیوانہ ہے۔چنانچہ وہ آگے بڑھ گیا اور حجام دوبارہ آواز لگانے لگا۔

**انہی** دنوں کا واقعہ ہے کہ شام کی شہزادی نیلوفر کی شادی ایران کے شہزادہ احمر سے ہوئی اور شادی کے بعد ان دونوں نے عراق کی سیر کو جانے کا ارادہ کیا۔ شہزادی نیلوفر بے حد حسین و جمیل تھی۔ شہزادہ احمر بھی بہت خوبصورت اور بہادر نوجوان تھا۔ وہ دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر عراق کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ حفاظت کے لیے چند سپاہی بھی تھے۔ سپاہی ان دونوں سے چند قدم پیچھے اپنے گھوڑوں پر سفر کر رہے تھے۔ دوپہر کے وقت وہ ایک جنگل کے قریب پہنچے تو آرام کرنے کے لیے درختوں کے سائے میں رک گئے۔

وہاں انہوں نے کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد شہزادے نے شہزادی نیلوفر سے کہا۔ "آؤ...... جنگل میں شکار کھیلتے ہیں۔ پھر سفر کریں گے۔"

انہوں نے سپاہیوں کو وہیں چھوڑا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر جنگل میں داخل ہو گئے۔ چلتے چلتے وہ جنگل کے وسط میں پہنچ گئے۔ وہاں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں مرغابیاں تیر رہی تھیں۔ شہزادی کو یہ نظارہ اچھا لگا اور وہ وہیں ٹھہر گئی۔

"شہزادے...... تم جاؤ شکار کھیلو۔ میں یہاں بیٹھی ہوں۔" اس نے شہزادہ احمر سے کہا۔

شہزادہ احمر آگے بڑھ گیا۔ شہزادی نیلوفر گھوڑے سے اتر کر تالاب کے



کنارے بیٹھ گئی اور مرغابیوں کو دیکھنے لگی۔ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ شہزادی کے قریب ایک خوفناک شکل کا جن نمودار ہوا اور اس نے شہزادی کو پکڑ لیا۔ شہزادی چیخنے چلانے لگی۔ اس کی چیخ و پکار سن کر شہزادہ احمر واپس پلٹا۔ ابھی وہ دور ہی تھا کہ اس نے خوفناک جن کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا۔ شہزادی اس جن کے ہاتھوں کی گرفت میں دبی ہوئی چلا رہی تھی۔

"او بدبخت...... چھوڑ دے شہزادی کو......" شہزادہ احمر نے جن کو للکارا۔ "ورنہ تیروں سے چھلنی کر دوں گا۔"

"ہاہاہا...... ہاہاہا......" جن نے قہقہہ لگایا۔ "کیوں چھوڑ دوں؟ اسے اغوا کرنے کے لیے تو مجھے میرے آقا نے بھیجا ہے اور تمہارے تیر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ میں طلسمی جن ہوں اور کبڑا جادوگر کا غلام ہوں جو طلسمی نگری کا بادشاہ ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ جن ایک دم شہزادی سمیت غائب ہو گیا۔ شہزادہ احمر بے حد پریشان ہوا۔ جن کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ اسی پریشانی میں شہزادہ جنگل سے نکل کر سپاہیوں کے پاس آیا۔ اسے تنہا دیکھ کر سپاہی حیران ہوئے۔

"شہزادہ حضور...... شہزادی صاحبہ کہاں ہیں؟" ایک سپاہی نے پوچھا۔

"اسے ایک طلسمی جن اٹھا کر لے گیا ہے۔" شہزادہ احمر نے بتایا۔ "کیا تم جانتے ہو کہ طلسمی نگری کہاں ہے؟"

"نہیں حضور...... البتہ خواجہ عمرو عیار ضرور جانتا ہو گا۔ کیونکہ وہ طلسم ہوشربا آتا جاتا رہتا ہے۔" سپاہی نے بتایا۔

"عمرو کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟" شہزادے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بغداد میں رہتا ہے۔ جادوگروں کا خاص دشمن ہے اور انہیں لوٹنے کے لیے ان کے ملک جاتا رہتا ہے۔" دوسرے سپاہی نے بتایا۔ "ہو سکتا ہے کہ طلسمی نگری طلسم ہوشربا کے کسی شہر یا علاقے کا نام ہو اور وہاں جادوگر رہتے ہوں۔"

"اچھا...... چلو۔ عمرو کے ملک چلتے ہیں۔" شہزادہ احمر نے سپاہیوں سے کہا۔ "وہاں عمرو سے معلومات حاصل کرنے کے بعد میں شہزادی کو کچرا جادوگر کے چنگل سے آزاد کرانے طلسمی نگری جاؤں گا اور کچرا جادوگر کو سخت سزا دوں گا۔"

محافظ سپاہی شہزادہ احمر کے ہمراہ بغداد کی طرف روانہ ہو گئے۔ شام تک وہ بغداد پہنچ گئے۔ شہزادے نے سپاہیوں کو ایک سرائے میں ٹھہرایا اور خود تنہا عمرو سے ملنے چل پڑا۔ لیکن وہ عمرو کے گھر سے واقف نہ تھا۔ بلکہ یہ شہر بھی اس کے لیے اجنبی تھا۔ "بھائی...... خواجہ عمرو عیار کہاں رہتا ہے؟ اس کا گھر کہاں ہے؟" شہزادے نے ایک راہگیر سے پوچھا۔

"تم اجنبی معلوم ہوتے ہو۔" راہگیر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ...... میں تمہیں اس کا گھر دکھا دیتا ہوں۔"

شہزادہ احمر راہگیر کے ساتھ چل دیا۔ چلتے چلتے راہگیر ایک گھر کے سامنے پہنچا اور رک کر بولا۔ "یہ ہے خواجہ عمرو عیار کا گھر۔"

شہزادہ احمر نے راہگیر کا شکریہ ادا کیا۔ راہگیر واپس چلا گیا۔ شہزادہ آگے بڑھا اور دروازے پر دستک دینے لگا۔

❀❀......❀......❀❀



**خواجہ** عمرو عیار گھر میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم نظر آ رہا تھا۔ اس کی بوڑھی بیوی کمرے میں داخل ہوئی لیکن عمرو نے اس کی طرف نہ دیکھا۔

"اے میاں...... کس سوچ میں غرق ہو گئے ہو؟" بیوی نے پوچھا۔

"اوہ...... کیا ہوا...... کون غرق ہو گیا؟" عمرو نے ایکدم چونکتے ہوئے گھبرا کر پوچھا۔

"لاحول ولاقوۃ......!" بیوی نے خفا ہو کر کہا۔ "میں کہہ رہی ہوں......"

"سمجھ گیا......" عمرو اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ "تم شیطان کو بھگانے کے لئے لاحول ولاقوۃ کہہ رہی ہو۔"

"ارے...... میں تم سے کہہ رہی ہوں۔" بیوی نے غصے سے کہا۔ "اتنی دیر سے کیا سوچ رہے ہو۔"

عمرو ٹھنڈا سانس لے کر بولا۔ "بیگم بہت دن ہو گئے ہیں۔ سیر و سیاحت نہیں کی۔ بڑا دل چاہ رہا ہے سفر کرنے کو۔ سوچ رہا ہوں کہ کل طلسم ہوشربا چلا جاؤں۔ پڑے پڑے تو میں بیمار ہو جاؤں گا۔"

"نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی۔" بیوی نے سخت لہجے میں کہا۔ "تم بہت بوڑھے ہو چکے ہو۔ اس لیے اب سفر مت کرو، آرام سے بقیہ زندگی گھر میں گزارو۔ اپنے آپ کو خوار مت کرو۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"مگر گھر کے اخراجات کے لیے رقم کی ضرورت ہے...... وہ کہاں سے لوں......؟" عمرو نے بہانہ بنایا۔

"ارے...... ابھی پچھلے مہینے جو لوٹ مار کر کے آئے ہو، وہ نکالو نا اپنی زنبیل سے۔" بیوی نے اسے گھورتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"وہ پیسے تو کب کے ختم ہو چکے ہیں بیگم۔ سارا مال میں نے غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں میں بانٹ دیا ہے۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں جھوٹ بول رہے ہو بڑھاپے میں۔" بیوی نے غصے سے کہا۔

"تمہاری قسم! سچ کہہ رہا ہوں۔ یقین نہیں آتا تو دیکھ لو۔ میری زنبیل بالکل خالی ہے۔" عمرو نے کہا۔ بیوی نے اس کی زنبیل کھونٹی سے اتار کر الٹی۔ مگر اس میں سے تنکا تک نہ نکلا۔ اس نے خالی زنبیل عمرو پر دے ماری اور غصے سے بولی۔

"تم بڑے جھوٹے مکار ہو عمرو۔ صبح تو تم نے میرے سامنے اس میں سے دس ہزار اشرفیاں نکال کر گنی تھیں اور واپس اس میں ڈال دی تھیں۔"

"وہ تو میں نے غریبوں کے لیے رکھی ہوئی ہیں اور جب تک میں خود نہ نکالوں اور کوئی نہیں نکال سکتا۔" عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "دوسروں کو یہ زنبیل خالی ہی ملے گی۔ مگر تم گھبراؤ مت بیگم۔ میں تمہیں چند دن کا خرچہ دے کر جاؤں گا۔"

عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو اس میں اشرفیوں سے بھری تھیلی تھی۔ اس نے تھیلی بیوی کے حوالے کی اور وہ خوش ہو گئی۔

"عمرو میں جانتی ہوں کہ تمہاری زنبیل میں جادوگروں کے لوٹے ہوئے خزانے موجود ہیں۔ مگر تمہارے سوا اس میں سے کوئی ایک پیسہ بھی نہیں نکال سکتا۔"



"بیگم...... تم سمجھتی ہو کہ میں کنجوس ہوں اسی لیے ان خزانوں سے خرچ نہیں کرتا۔" عمرو بولا۔ "حالانکہ میں صرف غریبوں کو دینے کے لیے لوٹ مار کرتا ہوں اور جادوگروں کو اس لیے لوٹتا ہوں کہ وہ کافر ہیں، اللہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ اگر میں جہاد کے لیے جنگ میں حصہ لوں تو دو چار کافروں کو ہلاک کر سکوں گا۔ لیکن لوٹ مار میں کئی جادوگروں کو جانی و مالی نقصان پہنچا کر لوٹے ہوئے مال سے غریبوں کی مدد کرتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ مگر تم اس بات کو نہیں سمجھتیں۔"

"کیوں نہیں سمجھتی......؟" بیوی نے غصہ سے کہا۔ "کیا میرے پاس عقل نہیں ہے؟"

"عقل ہوتی تو تم مجھے سفر سے نہ روکتیں۔ تمہاری عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے بڑھاپے میں۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔

"ارے میں بوڑھی ہوں تو تم کون سے جوان ہو۔ قبر میں پاؤں ہیں تمہارے۔" بیوی نے جل کر کہا۔

"میں جوان نہیں ہوں، لیکن جوانوں سے زیادہ کام کرتا ہوں۔" عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "جلد ہی میں نئی شادی کر لوں گا۔"

"کر کے دیکھو...... زہر دے دوں گی تمہاری نئی بیوی کو بھی اور تمہیں بھی۔" بیوی غرائی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور عمرو کچھ کہے بغیر دروازہ کھولنے کے لیے چلا گیا۔

**دروازہ** کھول کر عمرو نے باہر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ وہاں ایک نوجوان کھڑا تھا جو بہت خوبصورت تھا اور اس نے شاہانہ لباس پہن رکھا تھا۔ اس خوبصورت نوجوان نے اسے سلام کیا۔ "تم مجھے شکل و صورت سے ایران کے باشندے اور لباس سے شہزادے لگتے ہو۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل ٹھیک سمجھے ہو خواجہ عمرو۔ میں واقعی ایران کا شہزادہ احمر ہوں۔" شہزادے نے سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر باہر کیوں کھڑے ہو شہزادے...... اندر آجاؤ۔" عمرو بولا۔ "ایران کا بادشاہ میرا مہربان دوست ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔"

"نہیں خواجہ۔ میں تو تمہاری تعریف سن کر آیا ہوں۔" شہزادے نے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس وقت تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

عمرو شہزادہ احمر کو عزت کے ساتھ اندر کمرے میں لایا اور کرسی پر بٹھایا۔ پھر بیوی سے بولا۔ "بیگم...... یہ میرے دوست ایرانی بادشاہ کا بیٹا شہزادہ احمر ہے۔ اس کی خاطر تواضع کرو۔ کھانا لاؤ۔"

"نہیں خواجہ۔ جب تک میری بیوی شہزادی نیلوفر مجھے واپس نہیں مل جاتی، میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔" شہزادے نے تیزی سے کہا۔



"شہزادی نیلوفر کہاں ہے؟" عمرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اسے ایک خوفناک جن اٹھا کر لے گیا ہے۔" شہزادے نے بتایا۔ "کس جگہ؟ مجھے پتہ نہیں۔"

"کیا وہ کوئی طلسمی جن تھا؟" عمرو نے حیرت سے سوال کیا۔

"ہاں! اور اس نے بتایا تھا کہ وہ کپڑا جادوگر کا غلام ہے۔" شہزادے نے جواب دیا۔ پھر اس نے تفصیل سے پورا واقعہ بیان کر ڈالا۔ "میں اسی سلسلے میں تمہاری مدد حاصل کرنے آیا ہوں۔"

"تم مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتے ہو شہزادے......؟" عمرو نے پوچھا۔

"مجھے بتاؤ کہ طلسمی نگری کہاں ہے اور میں وہاں کیسے جا سکتا ہوں؟" شہزادے نے اپنا مطلب بتایا۔

عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "شہزادے......! بے شک تم بہادر اور باہمت جوان ہو۔ لیکن تم یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔"

"اوہ! کیا تم جانتے ہو طلسمی نگری کے بارے میں......؟" شہزادے نے چونک کر پوچھا۔

"میں نہیں جانتا کہ طلسمی نگری کہاں ہے لیکن میں طلسم ہوشربا کے کسی جادوگر سے معلوم کر لوں گا۔ پھر میں اس کپڑا جادوگر کا ایسا کچرا بناؤں گا کہ آئندہ کسی جادوگر کو مسلمان لڑکی اغوا کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ طلسم ہوشربا کے تمام جادوگر بلکہ وہاں کا شہنشاہ افراسیاب بھی مجھ سے ڈرتے ہیں۔"

"خواجہ...... مجھے بھی ساتھ لے چلنا۔" شہزادے نے جوشیلے لہجے میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کہا۔ ''میں کچرا جادوگر سے شہزادی کے اغوا کا انتقام لوں گا۔''

''ارے بھولے شہزادے۔ اس کچرا سے کچھ باقی بچا تو تم انتقام لوگے نا......'' عمرو نے ہنس کر کہا۔ ''ارے میں تو اس بدبخت کچرے کا بنادوں گا کوڑا کرکٹ۔ اس کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے کچرے کے ڈھیر میں مل جائیں گے۔ پھر وہ نہ کچرا رہے گا نہ بکرا۔ تم دیکھو تو سہی میں کیا حشر کرتا ہوں اس خبیث کا۔''

''تو میں اب کیا کروں......؟'' شہزادے نے پوچھا۔

''تم......تم یہاں بیٹھ کر چین کی بنسری بجاؤ۔'' عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بنسری نہیں بجاسکتے تو بین بجانا۔ لیکن میری بیوی کے سامنے نہیں۔ کیونکہ بھینس کے آگے بین بجانا بیکار ہوتا ہے۔''

''او بڈھے......کیا بک رہے ہو۔ کیا میں بھینس ہوں؟'' اس کی بیوی نے غضبناک ہو کر کہا۔

''نن نہیں۔ نہیں۔ تو......'' عمرو ایک دم سے گھبرا گیا۔ ''میں تو یونہی مثال دے رہا تھا شہزادے کو۔ تمہارا نام تو نہیں لیا نا۔''

عمرو کی چالاکی پر شہزادہ احمر ہنس پڑا۔ عمرو نے شہزادے سے کہا۔ ''شہزادے تم یہاں رہو اور میری بیوی کی مہمان نوازی سے لطف اٹھاؤ۔ میں ابھی روانہ ہوتا ہوں۔ خدا نے چاہا تو دو دن کے اندر ہی شہزادی نیلوفر کو لے کر واپس آجاؤں گا۔''

یہ کہہ کر عمرو نے سفر کی تیاری کی۔ پھر بیوی کو شہزادے کی خدمت کرنے کی ہدایت کر کے وہ گھر سے رخصت ہو گیا۔

❀❀......❀......❀❀



**طلسم** ہوشربا جادوگروں کی سلطنت تھی اور اس کی کئی ریاستیں تھیں۔ ان میں سے ایک ریاست طلسمی نگری کہلاتی تھی اور اس ریاست کا بادشاہ کچرا جادوگر تھا۔ وہ بے حد بدصورت اور ظالم آدمی تھا۔ وہ آئے دن خوبصورت، کم سن لڑکیوں سے شادیاں کرتا رہتا تھا۔ اس بار اپنی ساتویں شادی کے لیے اس نے جادو کے ذریعے معلوم کیا تھا کہ پڑوسی ملکوں میں سب سے خوبصورت لڑکی شام کی شہزادی نیلوفر ہے جو اس وقت اپنے شوہر ایرانی شہزادے کے ہمراہ عراق کی سیر کو جارہی ہے۔

چنانچہ کچرا جادوگر نے اپنے غلام طلسمی جن کو حکم دیا کہ وہ شہزادی نیلوفر کو اغوا کر لائے۔ طلسمی جن شہزادی کو اغوا کر کے لے آیا جو روتے روتے بیہوش ہو چکی تھی۔ اسے دیکھ کر کچرا جادوگر بے حد خوش ہوا۔ اس کی پہلی چھ بیویاں الگ الگ محل میں رہتی تھیں اور کچرا جادوگر ہر ایک بیوی کے محل میں صرف ایک رات قیام کرتا تھا جبکہ دن کے وقت وہ شاہی دربار میں ہوتا تھا۔ شہزادی نیلوفر ان چھ بیویوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ وہ بیویاں جادوگرنیاں تھیں لیکن شہزادی نیلوفر جادوگرنی نہ تھی۔ کچرا جادوگر نے نئی شادی کے لیے نیا محل تعمیر کرایا تھا اور طلسمی جن شہزادی کو اغوا کر کے اسی نئے محل میں لایا تھا۔

کچرا جادوگر کے حکم پر شہزادی نیلوفر کو ایک کمرے میں طلسمی زنجیر سے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

باندھ دیا گیا تا کہ وہ ہوش میں آ کر کمرے سے باہر نہ جاسکے۔ یہ زنجیر شہزادی کے ایک پیر سے بندھی تھی اور اتنی لمبی تھی کہ شہزادی کمرے میں آسانی سے گھوم پھر سکتی تھی۔ مگر اس زنجیر کا کوئی وزن نہ تھا جو شہزادی کے نازک پاؤں کے لیے تکلیف دہ ہوتا اور یہ زنجیر کسی کو نظر نہ آتی تھی کیونکہ یہ جادوئی تھی۔ اسے صرف محسوس کیا جاسکتا تھا کہ پاؤں سے کوئی زنجیر بندھی ہے۔ اس زنجیر کو ہاتھ سے کھولنا بھی ناممکن تھا اور اسے صرف جادو کے ذریعے پاؤں سے نکالا جاسکتا تھا۔

شہزادی نیلوفر کو نئے محل میں قید کرنے کے بعد کچرا جادوگر شاہی دربار پہنچا اور اپنے تخت پر بیٹھ کر اس نے اپنے وزیر اطلاعات کو طلب کیا۔ وزیر اطلاعات اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔ کچرا جادوگر نے اس سے کہا۔ "پوری نگری میں اعلان کر دو کہ کل میں شام کو شہزادی نیلوفر سے شادی کروں گا۔"

"بہت بہتر حضور...... ابھی اعلان کرا دیتا ہوں۔" وزیر اطلاعات نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نگری والوں کو یہ بھی بتا دیا جائے کہ میری شادی میں ہر خاص و عام کو شریک ہونا چاہیے۔" کچرا جادوگر بولا۔ "خوب جشن منایا جائے گا۔"

اس کا حکم سن کر وزیر اطلاعات نے فوراً کوتوال کو طلب کر کے ہدایت کی۔ نگری میں بادشاہ کی نئی شادی کی منادی کرادی جائے۔ کوتوال فوراً منادی کرانے دربار سے باہر چلا گیا۔

"حضور...... کیا آپ شہزادی سے شادی کرنے شام جائیں گے؟" ایک وزیر نے دبی زبان میں کچرا جادوگر سے پوچھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"نہیں، بونگا جادوگر...... شہزادی اس وقت ہمارے نئے محل میں قید ہے۔" کچرا جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ "ہم نے اسے طلسمی جن کے ذریعے اغوا کرایا ہے۔"

"پھر تو آپ کو اعلان کئے بغیر شادی کرنی چاہیئے۔" بونگا جادوگر نے رائے دی۔

"کیوں؟" کچرا جادوگر نے بگڑ کر کہا۔ "کیا ہم شام کے بادشاہ سے ڈرتے ہیں؟"

"یہ بات نہیں عالی جاہ!" بونگا جادوگر تیزی سے بولا۔ "شامی تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

"تو پھر......؟" کچرا جادوگر نے اسے گھورا۔ "تم کہنا کیا چاہتے ہو بونگا جادوگر......"

بونگا جادوگر کہنے لگا۔ "آپ کو پتہ ہے کہ جادوگروں کا سب سے بڑا اور خطرناک دشمن عمرو عیار مسلمان ہے۔ وہ کسی صورت میں برداشت نہیں کرے گا کہ آپ ایک مسلمان شہزادی سے شادی کریں۔ اسے معلوم ہوا تو وہ فوراً یہاں چلا آئے گا اور نہ صرف شادی میں رکاوٹ پیدا کرے گا بلکہ لوٹ مار بھی کرے گا اور ہمیں کنگال کر دے گا جیسے کہ وہ طلسم ہوشربا والوں کو لوٹتا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ سے مقابلے کے لیے شام کا بادشاہ عمرو سے مدد مانگ لے۔"

"میں عمرو تو کیا عمرو کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا، بونگے۔" کچرا جادوگر نے بڑے غرور سے کہا۔ "اور اگر عمرو نے طلسمی نگری میں قدم بھی رکھا تو زندہ



واپس نہ جا سکے گا۔ یہ طلسم ہوشربا نہیں میری نگری ہے اور میں کسی چور لٹیرے کو یہاں لوٹ مار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا، سمجھے۔"

"حضور...... عمرو کسی سے اجازت نہیں لیتا۔ بلکہ خفیہ طریقے سے اور بھیس بدل کر آتا ہے۔" بونگا جادوگر بولا۔

"تو کیا کسی کو اس کی موجودگی کا پتہ نہیں چلتا......؟" کچرا جادوگر نے پوچھا۔

"اس کی موجودگی کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب کئی جادوگر اس کے ہاتھوں لٹ کر کنگال ہو چکے ہوتے ہیں۔" بونگا جادوگر نے جواب دیا۔

کچرا جادوگر بونگا جادوگر کی باتیں سن کر فکر مند ہو گیا۔ وہ عمرو کی طلسم ہوشربا میں وارداتوں کے بارے میں سن چکا تھا کہ وہ جادوگروں کو لوٹ کر اور قتل کر کے صاف نکل جاتا ہے اور آج تک طلسم ہوشربا والے اسے گرفتار نہیں کر سکے۔

"ٹھیک ہے بونگا جادوگر...... تم نگری کی سرحدوں پر پہرہ سخت کر دو۔" کچرا جادوگر نے بونگا جادوگر کا حکم دیا۔ "کل تک جو بھی نگری میں داخل ہونے کی کوشش کرے، اسے گرفتار کر لو۔ ان میں سے جو عمرو ثابت ہوگا، ہم اسے قتل کر دیں گے اور بے گناہوں کو چھوڑ دیں گے۔"

وزیر بونگا جادوگر نے کچرا جادوگر کا حکم سن کر فوج کے سپہ سالار کو طلب کیا اور سرحدوں پر پہرہ سخت کر دینے کی ہدایت کرنے لگا۔

گھوڑے پر سفر کرتے ہوئے عمرو سوچ رہا تھا کہ پہلے طلسم ہوشربا کے کسی جادوگر سے معلوم کرنا چاہیے کہ طلسمی نگری کہاں ہے اور وہاں کس کی حکومت ہے۔ یہ بھی معلوم کرنا ضروری تھا کہ کہیں طلسم کے شہنشاہ افراسیاب نے اسے گرفتار کرنے کے لیے تو شہزادی نیلوفر کے اغوا کا ڈراما نہیں کیا کہ عمرو شہزادی کو آزاد کرانے آئے اور اسے پکڑ لیا جائے۔ یہی معلوم کرنے کے لیے وہ طلسم ہوشربا کی طرف سفر کر رہا تھا۔

طلسم ہوشربا کی سرحد سے ذرا پیچھے درختوں کے ایک جھنڈ میں اس نے گھوڑا روکا۔ وہاں خودسر سبز جھاڑیاں بھی تھیں۔ عمرو نے گھوڑے کی رسی ایک جھاڑی سے باندھ دی تاکہ اس کی واپسی تک وہ بھوکا نہ رہے اور جھاڑیاں کھاتا رہے۔ پھر اس نے اپنی سلیمانی زنبیل سے رنگ و روغن نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ اس نے اپنا چہرہ عورتوں جیسا بنایا اور زنبیل سے خوبصورت زنانہ لباس نکال کر پہن لیا۔ اب وہ مکمل طور پر ایک نوجوان اور خوبصورت عورت نظر آ رہا تھا۔

شکل و لباس بدلنے کے بعد اس نے زنبیل سے سلیمانی بین نکالی اور درختوں کے جھنڈ سے نکل کر دوبارہ سرحد کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ سرحد پر پہنچا تو وہاں دو محافظ جادوگر ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے پہرہ دے رہے تھے۔ عمرو نے انہیں دیکھتے ہی بین منہ سے لگائی اور بجانے لگا۔ وہ بین بجاتا ہوا ان محافظوں کے قریب سے گزرنے لگا۔ محافظ بین کی مست کر دینے والی آواز پر جھومنے لگے تھے۔



"رک جاؤ بی بی۔" ایک محافظ نے جلدی سے عمرو کو مخاطب کیا۔ "یہاں ٹھہر کر بین بجاؤ۔" عمرو جو عورت بنا ہوا تھا رک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے بین بجانا بند کر دیا تھا۔ محافظ اسے غور سے دیکھنے لگے۔

"اے خوبصورت عورت...... تم کون ہو اور آدھی رات کے وقت کیوں بین بجاتی پھرتی ہو؟" ایک محافظ نے عمرو سے سوال کیا۔

"میں زہریلی جوگن ہوں۔ میری بین کی آواز اتنی زہریلی ہے کہ اسے سن کر سانپوں کا زہر بے اثر ہو جاتا ہے اور میں انہیں پکڑ کر پٹاری میں بند کر لیتی ہوں۔" عمرو نے زنانہ آواز میں بتایا۔

"واقعی۔ تمہاری بین کی آواز پر ہم جیسے انسان مست ہو جاتے ہیں تو سانپوں پر کتنا زبردست اثر ہوتا ہوگا۔" دوسرے محافظ نے سر ہلا کر کہا۔

"جوگن...... جیسے تمہاری بین کی آواز خوبصورت ہے...... اسی طرح تم خوبصورت ہو۔" پہلے محافظ نے ہنس کر کہا۔ "ذرا بین تو بجاؤ۔"

"نہیں۔ اس وقت میں جلدی میں ہوں۔ واپسی پر بجاؤں گی۔" عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔

"جلدی کس بات کی ہے۔" محافظ نے کہا۔ "ہم تو ابھی سنیں گے۔"

"دراصل ایک خطرناک ناگ میری پٹاری سے نکل بھاگا ہے...... اسے پکڑنے کے لیے میں ادھر آئی ہوں۔" عمرو نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ طلسمی نگری کی طرف گیا ہے اس راستے سے۔"

"مگر طلسمی نگری کا راستہ یہ تو نہیں ہے۔ ادھر تو طلسم ہوشربا ہے۔" ایک

محافظ نے کہا۔

"اچھا۔ طلسمی نگری کس طرف ہے۔" عمرو نے پوچھا۔ "تم مجھے راستہ بتادو۔ میں تمہیں بین سنادوں گی۔"

دوسرے محافظ نے کہا۔ "راستہ میں بتادوں گا لیکن تم یہ بتاؤ کہ تمہاری ابھی شادی تو نہیں ہوئی؟"

"نہیں..... ابھی تو میں کنواری ہوں۔" عمرو بولا۔ "شادی کروں گی تو کسی جادوگر سے کروں گی تاکہ وہ میرے لئے جادو سے سانپ پکڑ کر لائے۔"

"ارے! میں بھی تو جادوگر ہوں۔ میرا نام فالسہ جادوگر ہے۔" وہ محافظ تیزی سے بولا۔ "مجھ سے شادی کرلو۔"

"مگر تم شادی کیسے کرو گے..... تم تو یہاں پہرہ دے رہے ہو۔" عمرو نے کہا۔ "چھٹی ہونے کے بعد مجھ سے شادی کی بات کرنا۔"

عمرو کی بات سن کر فالسہ جادوگر نے اپنے ساتھی محافظ سے کہا۔ "یار! میں چھٹی کرکے جارہا ہوں۔ سردار آئے تو اسے کہنا کہ میں نے بخار کی وجہ سے چھٹی کرلی ہے۔ کل رات آکر پہرہ دوں گا۔" پھر اس نے عمرو سے کہا۔ "چلو جوگن..... میں نے چھٹی کرلی ہے اب فارغ ہوں مجھ سے شادی کی بات کرو۔"

عمرو نے ایک چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اس طرف چل کر باتیں کرتے ہیں۔ تمہارے ساتھی کے سامنے مجھے شرم آتی ہے۔" یہ کہہ کر عمرو چٹان کی طرف بڑھا اور فالسہ جادوگر اس کے ساتھ چل پڑا۔

✿✿......✿......✿✿



**فالسہ** جادوگر خوش تھا کہ جوگن اس سے شادی کرے گی۔ وہ عمرو کے ہمراہ چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چٹان کی آڑ میں پہنچ کر عمرو رک گیا۔ یہاں سے فالسہ جادوگر کا ساتھی محافظ نظر نہیں آرہا تھا اور نہ وہ انہیں دیکھ سکتا تھا۔

"فالسہ جادوگر..... تم کتنے بے وقوف ہو کہ سرعام مجھ سے شادی کی بات کرنے لگے۔" عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔

"تو پھر کہاں کرتا.....؟" فالسہ جادوگر نے پوچھا۔

"مجھ سے پوچھتے ہو۔ کیا تمہاری کھوپڑی میں بھیجہ اور دماغ میں عقل نہیں ہے۔" عمرو نے ہنس کر کہا۔ "ارے مجھے اپنے ساتھ لے چلو، اپنا گھر دکھاؤ، پھر میں شادی کروں گی۔ آخر شادی کے بعد ہمیں غاروں میں تو زندگی نہیں گزارنی....."

"غاروں میں کیوں زہریلی جوگن۔ طلسم ہوشربا میں میرا شاندار محل ہے۔" فالسہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "وہاں زندگی گزارنے کی ہر آسائش، ہر سہولت موجود ہے۔ چلو تمہیں دکھاتا ہوں۔"

"کوئی عقل کی دوا کرو فالسہ جادوگر۔ میں پیدل اتنا سفر کیسے کروں گی۔" عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "کوئی سواری بنالو۔ اگر تمہیں سواری بنانا نہیں آتا تو

کسی سے سیکھ لو۔"

"نہیں...... میں بنا لیتا ہوں۔ مجھ سے بڑا یہاں کوئی جادوگر نہیں ہے۔" قالسہ جادوگر نے بڑے فخر سے کہا۔

پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا۔ فوراً ہی ان کے سامنے ایک خوبصورت ہوائی تخت نمودار ہو گیا۔ وہ دونوں تخت پر بیٹھے۔ قالسہ جادوگر نے تخت کو اپنے محل کی طرف چلنے کا حکم دیا اور تخت فضا میں بلند ہو کر شہر کی طرف اڑنے لگا۔

"قالسہ جادوگر...... تمہارا تخت بہت خوبصورت ہے اور تمہارے حکم پر اڑتا ہے۔" عمرو نے کہا۔ "کیا یہ میرا حکم نہیں مان سکتا۔"

"کیوں نہیں۔" قالسہ جادوگر بولا۔ "اس پر جب تک میں خود موجود ہوں، تمہارا حکم مانتا رہے گا۔"

"اچھا......" عمرو نے جیب سے برفی کا لفافہ نکال کر کہا۔ "پھر تو یہ بڑا عجیب و غریب تخت ہے۔"

"ہاں...... طلسمی ہے نا......" قالسہ جادوگر لفافے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "مگر یہ لفافہ کیسا ہے؟"

"یہ برفی ہے۔ پیٹ بھر جانے کے بعد یہ بچ گئی۔ میں اسے پھینکنے ہی والی تھی مگر یہ خیال آنے پر ارادہ ترک کر دیا کہ کسی ضرورت مند کو دے دوں گی۔ لو کھاؤ۔" عمرو نے کہا۔ "بڑی لذیذ ہے۔"

اس نے برفی کا ایک ٹکڑا نکال کر قالسہ جادوگر کو دے دیا۔ قالسہ جادوگر نے



برفی کھائی اور کھاتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کیونکہ برفی نشہ آور تھی۔ عمرو نے لفافہ واپس زنبیل میں رکھا اور طلسمی تخت سے بولا۔ "رخ بدل کر طلسمی نگری چلو۔"

طلسمی تخت کا رخ فوراً بدل گیا اور وہ مغرب کی سمت اڑنے لگا۔ عمرو نے زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ اس نے خود کو قالسہ جادوگر کا ہم شکل بنایا اور اس سے لباس تبدیل کر لیا۔ پھر اس نے قالسہ جادوگر کو اپنا ہم شکل بنایا اور اس کے ہاتھ، پاؤں باندھ کر زبان میں سوئی پیوست کر دی۔ اس نے قالسہ جادوگر کو اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالا۔ پھر زنبیل سے بین نکالی اور سامنے رکھ لی۔

❀❀......❀......❀❀

کچھ دیر بعد اوپر سے ایک آبادی کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ روشنیاں طلسمی نگری کی ہیں۔

"طلسمی تخت۔ طلسمی نگری کی سرحد پر اترنا۔" عمرو نے تخت کو حکم دیا۔

طلسمی تخت تیزی سے اس آبادی کے قریب جا پہنچا۔ آبادی کی سرحد پر کھڑے جادوگر محافظوں نے بھی تخت دیکھ لیا اور یہی سمجھے کہ باہر سے کوئی جادوگر آیا ہے۔ چنانچہ جونہی تخت زمین پر اترا۔ چند محافظ اس کی طرف لپکے۔ عمرو نے بین اٹھا کر منہ سے لگائی اور بجانے لگا۔ بین کی آواز پر جادوگر محافظ مست ہونے لگے۔ ایسی خوبصورت اور جادوئی اثر والی آواز انہوں نے پہلے کبھی نہ سنی تھی۔

"تم سپیرے ہو!" ایک محافظ جھومتا ہوا عمرو سے بولا۔ "لیکن جادوگر معلوم ہوتے ہو۔"

"سپیرے۔ تم کون ہو اور ادھر کیوں آئے ہو؟" دوسرے محافظ نے پوچھا۔

"کیوں..... کیا اس وقت ادھر آنے پر پابندی ہے؟" عمرو نے بین بند کر کے پوچھا۔

"نہیں..... لیکن اس وقت طلسمی نگری میں باہر سے کوئی اجنبی داخل نہیں ہوسکتا۔" محافظ بولا۔ "ہمارے بادشاہ کچرا جادوگر نے سخت پابندی لگادی ہے۔"

"دیکھو، میں کوئی غیر نہیں ہوں۔ میرا نام فالسہ جادوگر ہے اور میں طلسم ہوشربا سے آیا ہوں۔" عمرو نے کہا۔ "مجھے اس پابندی کی وجہ بتاؤ۔"

دوسرا محافظ مسکرا کر کہنے لگا۔ "دراصل ہمارا بادشاہ کچرا جادوگر ساتویں شادی کر رہا ہے۔"

"کیا پہلی بیویاں مرگئی ہیں جو وہ نئی شادی کر رہا ہے۔" عمرو نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں..... زندہ ہیں۔ لیکن اسے نئی شادی کرنے کا شوق ہے۔ شادی کے لیے اس نے شام کی شہزادی نیلوفر کو اغوا کرایا ہے اور کل اس سے شادی کرے گا۔" محافظ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن خطرہ ہے کہ کہیں عمرو عیار شہزادی کو آزاد کرانے نہ آجائے۔ اس لیے کچرا جادوگر نے حکم دیا ہے کہ پہرہ سخت کر دیا جائے اور کسی کو نگری میں قدم نہ رکھنے دیا جائے۔"



"ارے..... یہ بات تو مجھے پہلے سے معلوم ہے۔ کوئی نئی بات کرو یار۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے معلوم تھی تو پوچھا کیوں تھا۔" محافظ نے منہ بنا کر کہا۔

"صرف اس لیے کہ دیکھوں تم لوگوں کو بھی عمرو کی آمد سے ہوشیار کیا گیا ہے یا نہیں۔" عمرو نے ہنس کر کہا۔ "ورنہ میں تو آیا ہوں، عمرو کے لیے ہوں۔"

"کیا مطلب! تم نے عمرو کا کیا کرنا ہے؟" دوسرے محافظ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کچرا کرنا ہے....." عمرو نے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ مجھے شہنشاہ افراسیاب نے حکم دیا ہے۔"

"کس بات کا حکم دیا ہے، شہنشاہ نے.....؟" پہلے محافظ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سمجھنے کی کوشش کرو یار۔ راز کی بات سر عام نہیں بتائی جاتی۔ لیکن تمہیں بتا رہا ہوں۔" عمرو نے ناگواری سے کہا۔

"اوہ! راز کی بات کیا ہے۔" دوسرے محافظ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"راز کی بات یہ ہے کہ افراسیاب نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ لیکن کسی کو بتایا نہیں ہے، تاکہ بات عمرو کے کانوں تک نہ پہنچ جائے اور وہ ہوشیار نہ ہوجائے۔ شہنشاہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں طلسمی نگری جا کر عمرو کا انتظار کروں۔ جونہی عمرو یہاں آئے، اسے گرفتار کرلوں۔ پھر اسے جادو سے سانپ کا بچہ بنا کر پٹاری میں بند کروں اور اس کی خدمت میں پیش کروں۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"اچھا! تو یہ بات ہے۔" محافظ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہاں بیٹھ کر عمرو کا انتظار کرو۔" دوسرے محافظ نے مطمئن ہو کر کہا۔

"انتظار بھی کرو اور ہمیں بین بھی سناؤ۔" پہلے محافظ نے ہنس کر کہا۔ "وقت اچھا گزرے گا۔"

"بکواس بند کرو۔ تم نے مجھے کیا عام اور معمولی آدمی سمجھا ہے کہ تمہاری فرمائشیں پوری کروں۔" عمرو نے غصے سے کہا۔ "میں افراسیاب کا خاص جاسوس ہوں۔ اسی لیے تو اس نے عمرو کی گرفتاری کے لیے مجھے بھیجا ہے۔ ورنہ دربار میں اور بھی بڑے بڑے جادوگر تھے۔"

"بین تو تم پہلے ہی بجا رہے تھے۔" دوسرے محافظ نے منہ بنا کر کہا۔ "ہم نے سنانے کو کہہ دیا تو کون سا زلزلہ آ گیا۔"

"چلو۔ چلو۔ جاؤ۔ اپنا کام کرو۔" عمرو غرایا۔ "اگر تمہارا سالار یہاں قریب ہے تو اسے میرے پاس بھیج دو۔ ضروری بات کرنی ہے اس کے ساتھ۔"

عمرو کو غصے میں دیکھ کر محافظ ڈر گئے کہ کہیں عمرو سالار سے ان کی شکایت نہ کر دے۔ وہ عمرو کے پاس سے ہٹ کر واپس اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے اور پہرہ دینے لگے۔



**سرحدی** محافظوں کا سالار اپنے خیمے میں بیٹھا شربت پی رہا تھا۔ وہ شربت نوشی کا اتنا عادی تھا کہ ہر آدھے گھنٹے بعد ایک گلاس ضرور پیتا تھا۔ اس وجہ سے اس کا نام بھی شربت جادوگر مشہور ہو گیا تھا۔ اچانک ایک محافظ اس کے خیمے میں داخل ہوا اور شربت جادوگر اسے گھورنے لگا۔

"کیسے آئے ہو......؟" اس نے کڑک کر پوچھا۔

"حضور...... ایک ضروری کام سے آیا ہوں۔" محافظ نے گھبرا کر کہا۔

"کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ میں شربت پی رہا ہوں......" شربت جادوگر غرایا۔ "کم بخت۔ شربت پینے کے اوقات میں ہی تمہیں کام یاد آتے ہیں۔"

"جناب۔ مجھے معلوم ہے۔ لیکن فالسہ......" محافظ کہنے لگا۔

"کیا کہا فالسہ......" شربت جادوگر اس کی بات کاٹتا ہوا دھاڑا۔ "تمہیں پتہ نہیں کہ مجھے فالسہ کا شربت بالکل پسند نہیں ہے۔ میں صرف انگوروں کا شربت پیتا ہوں اور جیتا ہوں۔"

"مگر جناب فالسہ......" محافظ سہم کر بولا۔ مگر شربت جادوگر نے اسے فوراً ٹوک دیا۔ "بکواس مت کرو۔ ذلیل آدمی۔ آئندہ مجھے فالسہ کا شربت پینے کا مشورہ مت دینا۔ ورنہ قتل کر دوں گا۔"

"حضور...... میری بات تو سن لیں۔" محافظ نے تیزی سے کہا۔ "طلسم

ہوشربا سے شہنشاہ افراسیاب نے ایک جادوگر کو بھیجا ہے۔"

"کون ہے وہ؟" شربت جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا نام فالسہ جادوگر ہے۔" محافظ نے بتایا۔

"ارے! تو یوں بکو نا کہ تم کسی جادوگر کا نام لے رہے تھے۔" شربت جادوگر نے ایک دم نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"حضور ــــ میں تو یہی بتانا چاہتا تھا لیکن آپ فالسے پر ہی اڑ گئے۔" محافظ نے منہ بنا کر کہا۔ "اچھا اچھا۔ کیا کہتا ہے فالسہ جادوگر۔ افراسیاب نے اسے کیوں بھیجا ہے؟" شربت جادوگر بے پروائی سے پوچھا۔

"وہ آپ کو بلا رہا ہے۔" محافظ نے جواب دیا۔

"مجھے بلا رہا ہے۔ کیا میں اس کا ماتحت ہوں؟" شربت جادوگر نے کہا۔

"حضور! وہ کہتا ہے کہ میں افراسیاب کا خاص آدمی اور جاسوس ہوں۔" محافظ بولا۔ "وہ آپ سے ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔"

"وہ جاسوس ہے تو یہاں کیا جاسوسی کرنے آیا ہے؟" شربت جادوگر نے چونک کر پوچھا۔ "نہیں جناب۔ اس نے کہا ہے کہ میں عمرو کو پکڑنے آیا ہوں۔ جس کے یہاں آنے کا امکان ہے۔" محافظ نے جواب دیا۔

"اچھا......" شربت جادوگر فکر مند ہو کر بولا۔ "تم چلو...... میں ابھی آ رہا ہوں۔" محافظ نے سلام کیا اور خیمے سے باہر نکل گیا۔ شربت جادوگر جلدی جلدی شربت پینے لگا۔

❀ ❀ …… ❀ …… ❀ ❀



**شربت** جادوگر چند لمحوں بعد خیمے سے نکل آیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو کچھ فاصلے پر ایک تخت دکھائی دیا۔ وہ تخت کی طرف بڑھنے لگا۔ تخت پر ایک آدمی بیٹھا تھا۔ شربت جادوگر کو اطلاع دینے والا محافظ بھی وہاں موجود تھا۔ جلد ہی شربت جادوگر ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا یہی ہے فالسہ......؟" اس نے تخت پر بیٹھے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محافظ سے پوچھا۔

"کیا تمہیں نظر نہیں آ رہا ہوں؟" فالسہ جادوگر نے غصے سے کہا۔

"جناب۔ یہ ہمارے سالار شربت جادوگر ہیں۔" محافظ نے فالسہ جادوگر کو بتایا۔

"اچھا۔ تو یہ ہے شربت جادوگر۔" فالسہ جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ "تبھی یہ اتنا میٹھا میٹھا لگ رہا ہے مجھے۔"

"جی ہاں! یہ شربت صرف انگوروں کا پیتے ہیں فالسہ کا نہیں۔" محافظ نے ہنس کر کہا۔

"مگر تم کیوں دانت نکال رہے ہو۔" فالسہ جادوگر نے اسے ڈانٹا۔ "جاؤ، اپنا کام کرو۔ افسروں کی باتوں میں دخل مت دیا کرو۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

محافظ پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔ قالسہ جادوگر نے شربت جادوگر سے کہا۔ "شربت جادوگر اس محافظ نے بتایا تھا کہ تم خیمے میں شربت پی رہے تھے۔ میں طلسم ہوشربا سے سفر کر کے آیا ہوں۔ کیا مجھے شربت نہیں پلاؤ گے؟"

"کیوں نہیں...... جتنا دل چاہے پی لو...... مگر شربت میرے خیمے میں ہے۔" شربت جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ "تم نے مجھے کیوں بلایا ہے؟"

"تمہارے خیمے میں چلتے ہیں یار۔ وہاں شربت بھی پئیں گے اور باتیں بھی کریں گے۔" قالسہ جادوگر بولا۔ "یہاں کوئی سن لے گا۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ عمرو تو ابھی نہیں آیا اس طرف؟"

"آیا تو نہیں۔ لیکن آنے کا خطرہ ہے۔" شربت جادوگر نے کہا۔

"خطرہ کس لیے ہے؟" قالسہ جادوگر نے پوچھا۔ "میرا مطلب ہے کہ کیوں خطرہ ہے عمرو کے آنے کا؟"

"دراصل کچرا جادوگر نے ساتویں شادی کے لیے شام کی شہزادی نیلوفر کو اغوا کرایا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ شہزادی کو واپس لینے کے لیے عمرو نہ آ جائے۔ اس لیے کچرا جادوگر نے حکم دیا ہے کہ سرحد پر سخت پہرہ دیا جائے اور جو بھی اجنبی طلسمی نگری میں داخل ہو یا داخل ہونے کی کوشش کرے، اسے گرفتار کر لیا جائے۔ پھر ان میں جو بھی عمرو ثابت ہو گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔"

شربت جادوگر نے تفصیل سے بتایا۔ "لیکن ابھی تک عمرو یا کوئی اور اس طرف نہیں آیا، آئے گا تو اسے نگری کے اندر نہیں جانے دیا جائے گا۔"

"اچھا! تم تو اندر جا سکتے ہو نا......؟" قالسہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے



پوچھا۔

"بالکل جا سکتا ہوں...... میں تو افسر ہوں سرحدی محافظوں کا سالار......" شربت جادوگر فخر سے بولا۔ "جب چاہوں نگری میں آ جا سکتا ہوں۔"

"اچھا...... اب میں تمہیں راز کی بات بتاتا ہوں جو محافظ کے سامنے نہیں بتا سکتا تھا۔" قالسہ جادوگر نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "مگر وعدہ کرو کہ اس بات کا تمہارے کسی محافظ کو پتہ نہ چلے گا اور نہ تم کسی سے ذکر کرو گے۔ کیونکہ منہ سے نکلی بات پرائی ہو جاتی ہے اور اسے پھیلنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ بات پھیل گئی تو میری آمد کا مقصد فوت ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کسی سے ذکر نہیں کروں گا۔" شربت جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ "بولو کیا بات ہے؟"

قالسہ جادوگر کہنے لگا۔ "بات یہ ہے کہ میں افراسیاب کے حکم پر خفیہ طور پر کچرا جادوگر کے محل کی دیکھ بھال اور حفاظت کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ افراسیاب نے جادو سے معلوم کر لیا ہے کہ عمرو عیار آج آدھی رات کے وقت بھیس بدل کر طلسمی نگری میں داخل ہو جائے گا۔"

قالسہ جادوگر کی بات سن کر شربت جادوگر ایک دم پریشان ہو گیا۔

**فالسہ** جادوگر نے عمرو کی آمد یقینی بتائی تھی۔ شربت جادوگر جانتا تھا کہ شہنشاہ افراسیاب کے پاس طلسمی کتاب ہے جس سے وہ ماضی، حال کے علاوہ مستقبل کی باتیں بھی معلوم کر لیتا ہے اور اگر عمرو نگری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تو کچرا جادوگر غفلت کے جرم میں اسے سخت سزا دے گا۔ اسی وجہ سے وہ پریشان ہو گیا تھا۔ فالسہ جادوگر نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔ "تم کیوں پریشان ہو رہے ہو یار۔"

"اس لیے کہ اگر عمرو نگری میں داخل ہو گیا تو سارا الزام مجھ پر آئے گا اور کچرا جادوگر مجھے سزا دے گا۔" شربت جادوگر نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یار۔ پہلے یہ تو سن لو کہ عمرو کیا طریقہ اختیار کرے گا۔" فالسہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ "افراسیاب نے جادو سے یہ معلوم کیا ہے کہ عمرو شکل بدل کر نگری میں داخل ہوگا اور اسی وجہ سے محافظ اسے پہچان نہ سکیں گے۔ وہ کچرا جادوگر کے محل کے پیچھے سے سرنگ کھود کر محل میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ مجھے عمرو کو اسی جگہ پر گرفتار کرنا ہے اور صبح کچرا جادوگر کے سامنے پیش کر کے اس سے بھاری انعام واکرام حاصل کرنا ہے۔"

"اچھا! تو تم انعام حاصل کرو گے؟" شربت جادوگر نے پوچھا۔

"ہاں! کیونکہ افراسیاب نے کچرا جادوگر کو پیغام بھیج دیا ہے کہ جب میں



عمرو کو پکڑ کر اس کے حوالے کروں تو وہ مجھے اپنے خزانے کا چوتھا حصہ انعام کے طور پر عطا کرے۔ آگے میری مرضی کہ میں انعام اپنے پاس رکھوں یا تم جیسے میٹھے میٹھے دوست کو دے دوں۔" فالسہ جادوگر نے کہا۔

اس کی بات سن کر شربت جادوگر دل ہی دل میں خوش ہونے لگا۔ اس امید پر کہ ہو سکتا ہے فالسہ جادوگر انعام اسے ہی بخش دے لیکن وہ کچھ نہ بولا۔ "لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ صبح تک کا انتظار کروں۔" فالسہ جادوگر دوبارہ کہنے لگا۔

"کیا تمہیں جلدی ہے......؟" شربت جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں! مجھے صبح سے پہلے واپس اپنے محل جا کر نہانا، دھونا اور اپنی بھینس کے آگے بین بجانا ہے ورنہ وہ دودھ نہیں دے گی جو میں روزانہ شہنشاہ افراسیاب کی ملکہ حیرت کے ناشتے کے لیے شاہی محل پہنچانے جاتا ہوں۔" فالسہ جادوگر نے بتایا۔ "اگر میں نے ملکہ کو دودھ نہ پہنچایا تو اس کی صحت پر برا اثر پڑے گا اور وہ بیمار پڑ جائے گی۔ کیونکہ شاہی حکیم نے اس کے علاج کے لیے ایسی بھینس کا دودھ پلانے کو کہا ہے جو صرف بین کی آواز سن کر دودھ دیتی ہے اور ایسی بھینس پورے طلسم ہوشربا میں صرف میرے پاس ہے۔ یہ دیکھو بین۔"

فالسہ جادوگر نے پاس رکھی بین اٹھا کر شربت جادوگر کو دکھائی۔ شربت جادوگر نے بین دیکھی اور مسکرا کر بولا۔ "حیرت کی بات ہے کہ بھینس بین سن کر دودھ دیتی ہے۔ اب تم کیسے صبح سے پہلے واپس جا سکو گے؟"

"صرف ایک ہی طرح ممکن ہے کہ تم میرے ساتھ کچرا جادوگر کے محل چلو

جہاں شہزادی نیلوفر موجود ہے۔" فالسہ جادوگر نے کہا۔

"مگر وہ تو نئے محل میں ہے جو کپڑا جادوگر نے نئی بیوی کو رکھنے کے لیے بنوایا ہے۔" شربت جادوگر نے بتایا۔

"ارے! میں بھی تو اسی محل کی بات کر رہا ہوں۔" فالسہ جادوگر نے ہنس کر کہا۔ "عمرو اسے آزاد کرانے اسی محل کا رخ کرے گا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ میں عمرو کو پکڑ کر تمہارے حوالے کر دوں گا اور خود واپس طلسم ہوشربا چلا جاؤں گا۔ تم صبح عمرو کو کپڑا جادوگر کے سامنے پیش کر کے کہنا کہ عمرو کو تم نے پکڑا ہے۔ وہ خوش ہو کر تمہیں انعام عطا کرے گا۔ ٹھیک ہے نا......"

"ٹھیک ہے۔" شربت جادوگر خوش ہو کر بولا۔ "اسی تخت پر چلتے ہیں۔"

"نہیں...... کسی نے تخت دیکھ لیا تو میری آمد کا راز کھل جائے گا۔ عمرو بھی تخت دیکھ کر ہوشیار ہو جائے گا۔ اس لیے تم اپنی سواری بناؤ۔ طلسمی گھوڑا بنالو۔ میں اس پر تمہارے پیچھے بیٹھوں گا۔" فالسہ جادوگر نے کہا۔ "تخت یہیں پڑا رہے تا کہ محافظ سمجھیں کہ میں نگری سے باہر ہوں۔"

فالسہ جادوگر کی بات سن کر شربت جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے وہاں ایک طلسمی گھوڑا نمودار ہو گیا۔ شربت جادوگر نے فالسہ جادوگر سے کہا۔ "بیٹھو فالسہ جادوگر......"

"نہیں یار۔ تم آگے بیٹھو۔ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں گا تا کہ محافظ مجھے پہچان کر سمجھ نہ جائیں کہ میں نگری کے اندر جا رہا ہوں۔"

فالسہ جادوگر کی بات درست تھی۔ شربت جادوگر گھوڑے پر سوار ہوا اور



فالسہ جادوگر اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ "نگری کے اندر نئے شاہی محل کے عقب میں چلو۔" شربت جادوگر نے طلسمی گھوڑے کو حکم دیا۔ طلسمی گھوڑا فضا میں بلند ہوا اور نگری کی طرف اڑنے لگا۔

جلد ہی طلسمی گھوڑا نگری کے اندر بنے ہوئے نئے شاہی محل کے عقب میں جا پہنچا۔ محل کے عقب میں درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ فالسہ جادوگر کے کہنے پر شربت جادوگر نے طلسمی گھوڑے کو درختوں کے جھنڈ میں اتارا اور دونوں گھوڑے کی پشت سے اتر آئے۔ فالسہ جادوگر نے کہا۔

"شربت جادوگر۔ گھوڑا درخت سے باندھ دو۔ میں عمرو کو پکڑ کر تمہارے حوالے کر دوں گا اور اسی گھوڑے پر واپس طلسم ہوشربا جا کر اپنی بھینس کے آگے بین بجاؤں گا۔ اسے میرے حکم کا پابند کر دو۔"

اس کی بات سن کر شربت جادوگر نے گھوڑے کو حکم دیا۔ "طلسمی گھوڑے! اب تمہارا مالک یہ ہے۔ اس کا حکم ماننا تمہارا فرض ہوگا۔"

وہ خاموش ہوا تو فالسہ جادوگر نے اس سے کہا۔ "اب میری بات غور سے سنو۔ کیا تم غیبی اور پوشیدہ چیز کو فوراً دیکھ سکتے ہو؟"

"نہیں۔ پوشیدہ چیزوں کو دیکھنے کا منتر مجھے نہیں آتا۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟" شربت جادوگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس لیے کہ مجھے بھی یہ منتر نہیں آتا......" فالسہ جادوگر نے ہنس کر کہا۔

"اسے سیکھنے کے لیے پورے چالیس دن عمل کرنا پڑتا ہے۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"کیا اس کی یہاں ضرورت پڑے گی؟" شربت جادوگر نے پوچھا۔

"بالکل۔اس کے بغیر ہم عمرو کو نہیں دیکھ سکیں گے۔" فالسہ جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔شربت جادوگر غور سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا۔"کیا عمرو پوشیدہ حالت میں یہاں آئے گا؟"

"ہاں!وہ سلیمانی ٹوپی پہن کر یہاں آئے گا اور کسی کو نظر نہیں آئے گا۔لیکن اسے دیکھنے کے لیے افراسیاب نے مجھے طلسمی سرمہ دیا ہے تاکہ عمرو میری نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہ سکے۔میں نے تو راستے میں ہی سرمہ لگا لیا تھا کہ کہیں عمرو میرے پاس سے گزرے اور میں بے خبر نہ رہ جاؤں۔اب تم بھی سرمہ آنکھوں میں لگا لو۔عمرو کے آنے کا وقت ہو چکا ہے۔وہ آنے ہی والا ہے۔"

یہ کہہ کر فالسہ جادوگر نے جیب سے ایک سرمہ دانی نکالی اور ایک ایک سلائی شربت جادوگر کی آنکھوں میں لگا دی۔پھر سرمہ دانی واپس جیب میں رکھتا ہوا بولا۔"اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔بس ایک دو لمحوں کے لیے سر چکراتا ہے،پھر سب پوشیدہ چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔"

ایک دو لمحوں بعد ہی شربت جادوگر کا سر چکرانے لگا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔کیونکہ سرمہ نشہ آور تھا اور فالسہ جادوگر کے روپ میں دنیا کا عیار ترین شخص عمرو تھا۔اس نے شربت جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پیوست کر دی۔پھر اسے اٹھا کر اپنی سلیمانی زنبیل میں قید کیا اور طلسمی گھوڑے پر سوار ہو گیا۔

❀❀......❀......❀❀



**عمرو** نے طلسمی گھوڑے پر سوار ہو کر اسے حکم دیا۔"اس محل کی چھت پر چلو۔"طلسمی گھوڑا فضا میں بلند ہوا اور محل کی عقبی جانب سے محل کی چھت پر اتر گیا۔عمرو نے گھوڑے سے اتر کر اسے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا۔

پھر دبے پاؤں زینوں کی طرف بڑھ گیا۔وہ کوئی آہٹ پیدا کیے بغیر زینے اتر کر محل کے برآمدے میں پہنچا۔برآمدے کے ایک کمرے کے باہر دو سپاہی کھڑے تھے جو محافظ معلوم ہوتے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔عمرو دیوار کی آڑ میں رک گیا اور ان کی باتیں سننے لگا۔

"کچرا جادوگر کو اطلاع دینی چاہیئے کہ شہزادی کو ہوش آ گیا ہے اور وہ رو رہی ہے۔" ایک سپاہی نے دوسرے سے کہا۔

"دربان اسے اطلاع دینے گیا ہوا ہے...... کچرا جادوگر آنے ہی والا ہوگا۔" دوسرے سپاہی نے کہا۔

یہ سن کر عمرو نے سوچا کہ وقت کم ہے۔اس نے زنبیل سے اپنی سلیمانی چادر نکالی اور اوڑھ لی۔اب وہ کسی کو نظر نہیں آ سکتا تھا۔پھر وہ دبے پاؤں چلتا ہوا اس کمرے کے دروازے کے پاس جا پہنچا۔جہاں دونوں سپاہی کھڑے تھے۔لیکن انہیں عمرو کی موجودگی کا بالکل احساس نہ ہوا۔عمرو انہیں دروازے کے

آگے سے ہٹانے کی ترکیب سوچنے لگا۔

ٹھیک اسی لمحے صحن کی طرف سے ایک جادوگر شاہانہ لباس پہنے برآمدے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر دونوں سپاہیوں نے فوراً اسے ادب سے سلام کیا۔

عمرو سمجھ گیا کہ وہی کچرا جادوگر ہے۔

کچرا جادوگر کے آتے پر محافظ سپاہی دروازے سے ہٹ گئے۔ قریب آ کر کچرا جادوگر نے ایک منتر پڑھا اور دروازے پر پھونک دیا۔ فوراً ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

کچرا جادوگر کمرے میں داخل ہوا تو عمرو بھی جلدی سے اندر آ گیا اور اسی لمحے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ کمرے کے فرش پر خوبصورت شہزادی نیلوفر بیٹھی رو رہی تھی۔ اسے دیکھ کر عمرو کو بے حد دکھ ہوا۔

"بس کرو شہزادی۔ رونا دھونا بند کرو۔" کچرا جادوگر نے ہنس کر شہزادی سے کہا۔ "تمہاری مجھ سے شادی ہو گی۔ تم میری ساتویں ملکہ بنو گی۔"

"میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر کافر کے بچے۔" شہزادی نے روتے ہوئے غصے سے کہا۔

"میں شادی شدہ ہوں اور صرف شہزادہ احمر کی بیوی رہوں گی۔ تم جیسے ظالم و خبیث سے ہرگز شادی نہیں کروں گی۔ جس نے مجھے جانوروں کی طرح زنجیر سے باندھ رکھا ہے۔"

کچرا جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر شہزادی کی طرف پھونکا اور بولا۔ "لو! طلسمی زنجیر کھل گئی ہے۔ اب تو مجھ سے شادی کرو گی نا......؟"



"تم سے شادی میں کروں گا کچرے......" عمرو ایک دم غرایا۔

اور کچرا جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے حیران ہوتے ہوئے چاروں طرف دیکھا، مگر اسے عمرو نظر نہ آیا۔ کیونکہ عمرو نے سلیمانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ جس کے سبب وہ شہزادی اور کچرا جادوگر کی نگاہوں سے پوشیدہ تھا۔ شہزادی بھی حیران نظر آ رہی تھی۔

عمرو ان سے چند فٹ دور کھڑا تھا۔ "کون ہو تم...... سامنے آؤ......" کچرا جادوگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم کچرے ہو اور میں تمہارا باپ کوڑا کرکٹ جادوگر ہوں۔" عمرو نے ہنس کر کہا۔ "مجھے افراسیاب نے تمہاری سرکوبی کے لیے بھیجا ہے۔ کیونکہ تم نے اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر شہزادی کو اغوا کرایا ہے اور اس سے پوچھے بغیر شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔"

کچرا جادوگر نے غصے سے کہا۔ "اگر افراسیاب کو اعتراض تھا تو پیغام بھیج کر مجھے منع کر دیتا۔ یہ کون سا طریقہ ہے مجھے روکنے کا۔"

عمرو نے زنبیل سے سفوف بے ہوشی کی پڑیا نکالی اور ایک چٹکی میں سفوف لے کر اس کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"ارے بے وقوف کچرے۔ افراسیاب شہنشاہ ہے۔ اس کی مرضی چاہے جو بھی طریقہ اختیار کرے۔ مگر تم اس سے پہلے اجازت تو لے سکتے تھے۔"

"اجازت کیسے لیتا۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ عین موقع پر اعتراض کرے گا۔" کچرا جادوگر نے منہ بنا کر کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ تم افراسیاب سے شادی کرنے کی کیسے اجازت لے سکتے ہو۔" عمرو نے ہنس کر کہا۔

پھر دبے پاؤں کپڑا جادوگر کے پیچھے پہنچا اور سنوف کی چٹکی اس کی ناک پر مل دی۔ سنوف سونگھتے ہی کپڑا جادوگر لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

شہزادی نیلوفر حیرت سے کپڑا جادوگر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عمرو نے سر سے سلیمانی چادر اتاری اور ظاہر ہو گیا۔

"اوہ...... تم کون ہو......؟" اسے دیکھ کر شہزادی نے حیرت سے پوچھا۔

"میں نے اپنی شکل جادوگروں جیسی بنا رکھی ہے شہزادی......" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میرا نام خواجہ عمرو عیار ہے اور شہزادہ احمر کی درخواست پر میں تمہیں آزاد کرانے آیا ہوں۔ لیکن فی الحال تم خاموشی سے دیکھتی رہو۔" عمرو کی بات سن کر شہزادی خوش نظر آنے لگی۔

✿✿......✿......✿✿



**عمرو** نے کپڑا جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھے۔ پھر رنگ و روغن عیاری سے خود کو اس کا ہم شکل بنانے لگا۔ شہزادی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

عمرو نے کپڑا جادوگر کو اٹھا کر زنبیل میں ڈالا اور شہزادی کا ہاتھ پکڑ کر دروازے پر آیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر دونوں سپاہی موجود تھے۔

"میں شہزادی کا دل بہلانے چھت پر جا رہا ہوں۔ تم کمرے میں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔" عمرو نے کپڑا جادوگر کی آواز میں سپاہیوں کو حکم دیا۔

دونوں سپاہی کمرے میں چلے گئے۔ عمرو شہزادی کے ساتھ زینے چڑھ کر چھت پر آیا جہاں اس کا طلسمی گھوڑا موجود تھا۔ اس نے شہزادی کو اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا اور گھوڑے کو اپنے ملک چلنے کا حکم دیا۔ گھوڑا فضا میں بلند ہوا اور ایک طرف اڑنے لگا۔ صبح ہونے والی تھی۔ جب طلسمی گھوڑا عمرو کے حکم پر اس کے گھر میں اترا۔

عمرو نے شہزادہ احمر کو آواز دی اور وہ کمرے سے نکل آیا۔ شہزادی نیلوفر کو دیکھ کر شہزادہ احمر بے حد خوش ہوا۔ پھر عمرو کی طرف حیرت سے دیکھا۔

"میں عمرو ہوں شہزادے......" عمرو نے ہنس کر کہا۔ "میں کپڑا جادوگر کا ہمشکل بنا ہوا ہوں جو میری زنبیل میں قید ہے۔ اس کا میں قیمہ کر کے کتوں کو ڈال دوں گا۔ یہی اس کی سزا ہے۔ تم شہزادی کو لے کر اس گھوڑے پر اپنے ملک

چلے جاؤ۔"

عمرو کی بیوی نے شہزادی کو رہائی کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔"خدا کا شکر ہے کہ تم کبڑا جادوگر کے چنگل سے آزاد ہوگئی ہو۔شہزادہ احمر کو تم سے بے حد محبت ہے اور وہ تمہارے لیے بہت پریشان رہا ہے۔"

"تم بھی اسی طرح مجھ سے محبت کرو نا۔" عمرو نے بیوی سے کہا۔

وہ شرما گئی۔شہزادی نیلوفر اور شہزادہ احمر بے اختیار ہنس پڑے ۔ پھر شہزادے نے عمرو کا شکریہ ادا کیا۔عمرو نے شہزادے سے کہا۔

"شہزادے یہ طلسمی گھوڑا میں نے شربت جادوگر سے لیا تھا اور اس نے گھوڑے کو میرے حکم کا پابند کر دیا تھا۔اب میں اسے تمہارے تابع کرتا ہوں۔تم اسے جہاں جانے یا اترنے کا حکم دو گے، یہ حکم کی تعمیل کرے گا۔"

پھر عمرو نے گھوڑے سے کہا۔"طلسمی گھوڑے۔اب شہزادہ تمہارا مالک ہے۔میں نے تمہیں اس کے حوالے کر دیا ہے۔اس کا حکم ماننا۔"

"عمرو۔میں طلسمی گھوڑا ہوں، کاٹھ کا الو نہیں کہ جس کا دل چاہے مجھے دوسرے کے حوالے کر دے۔" گھوڑے نے انسانی آواز میں غصے سے کہا۔

دوسرے ہی لمحے وہ غائب ہو گیا۔تب عمرو نے شہزادے سے کہا۔"اب تو تمہیں عام گھوڑے پر جانا پڑے گا۔میرا گھوڑا لے جاؤ۔"

"نہیں خواجہ۔میرے محافظ سپاہی سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔میرا گھوڑا بھی ان کے پاس ہے۔ہم اس پر چلے جائیں گے۔" پھر شہزادہ احمر اپنی بیوی شہزادی نیلوفر کو لے کر رخصت ہو گیا۔



ان کے جانے کے بعد عمرو کمرے میں آیا اور بیوی کو طلسمی نگری کا حال سنانے لگا۔بیوی نے کہا۔"تم نے وہاں لوٹ مار بھی کی ہوگی؟"

"نہیں بیگم۔قسم لے لو۔" عمرو بولا۔"اس بار میں گھاٹے میں رہا ہوں۔ اتنا وقت ہی نہیں ملا کہ نگری کے کسی محل کو لوٹتا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ میں شہزادی کو جلد از جلد وہاں سے نکال لانا چاہتا تھا۔اگر نہ لاتا تو آج کبڑا جادوگر زبردستی اس سے شادی کر لیتا۔"

"چلو اچھا ہوا کہ تم نے اس مرتبہ لوٹ مار کی بجائے صرف نیکی کا کام کیا ہے۔" بیوی نے ہنس کر کہا۔

"ہاں۔لیکن کل میں طلسم ہوشربا ضرور جاؤں گا۔غریبوں کے لیے جادوگروں کو لوٹنا بھی نیکی ہے۔"

"ارے خواجہ! خدا تمہیں سمجھے۔" بیوی نے بھڑک کر کہا۔"اب باز آ جاؤ ان حرکتوں سے۔اتنی دولت زنبیل میں جمع کرنے کے باوجود تمہاری ہوس نہیں جاتی۔قبر میں ٹانگیں لٹکائے بیٹھے ہو۔کل کو مر گئے تو خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔"

بیوی کی بات سن کر ایک دم عمرو کے دل میں خوف خدا کا احساس جاگ اٹھا۔اس نے دل ہی دل میں خدا سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگی اور ہمیشہ کے لیے عیاری و مکاری سے توبہ کر لی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

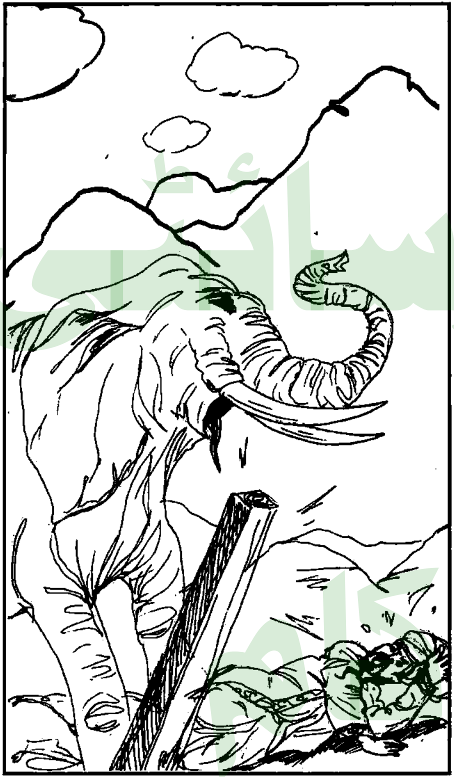



**اب** عمرو کا زیادہ وقت گھر پر ہی گزرتا تھا۔ ہفتے میں ایک مرتبہ وہ امیر حمزہ سے ملنے دربار چلا جاتا تھا۔ پھر گھر کا سودا سلف لانے کے لیے بھی گھر سے باہر نکلتا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ وہ شام کے وقت گھر کی کوئی چیز خریدنے کے لیے گھر سے باہر نکلا ہی تھا کہ موسم دیکھ کر ایک دم حیران رہ گیا۔ کیونکہ چند منٹ پہلے آسمان پر ایک بھی بادل نہ تھا۔ مگر اب آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ بارش اب ہوئی کہ اب...... موسم کی خرابی دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ بازار جائے یا نہ جائے کہ اچانک ہی موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔

جونہی بارش کے چند قطرے اس پر گرے وہ پلٹ کر بھاگا اور گھر میں داخل ہوگیا۔ اندر آ کر وہ برآمدے میں بیٹھ گیا اور صحن میں ہونے والی بارش کا منظر دیکھنے لگا۔ بارش شروع ہوئے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک آسمان پر ایک ہاتھی نما جانور اڑتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ چونکہ وہ دور تھا اس لیے عمرو کو صاف نہ دکھائی دے رہا تھا اور بارش کی وجہ سے دھندلا دھندلا نظر آ رہا تھا۔

وہ ہاتھی آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتا جا رہا تھا۔ اب اس کی جسامت پہلے کی نسبت بڑی اور واضح دکھائی دینے لگی تھی اور اس پر کوئی سوار تھا۔ عمرو سمجھ گیا کہ ہاتھی پر سوار فرد کوئی جادوگر ہے جو اس کے ملک میں نہ جانے کس ارادے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سے آیا تھا۔ "کہیں وہ جادوگر میری تلاش میں تو نہیں؟" عمرو کے ذہن میں سوال ابھرا۔ "لیکن میں نے تو پچھلے دو ماہ سے طلسم ہوشربا والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔"

وہ ہاتھی پر نگاہیں جمائے یہی کچھ سوچ رہا تھا کہ اسے ایک دم حیرت کا جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ اسے اچانک کسی بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ اس کی حیرت کا سبب یہ تھا کہ وہ ہاتھی اپنے سوار سمیت اس کے گھر کے صحن میں اتر رہا تھا۔ برستی بارش میں جیسے ہی ہاتھی صحن کے گیلے فرش پر اترا، اس پر موجود سوار تیزی سے چھلانگ لگا کر اترا اور عمرو کی طرف بڑھنے لگا۔ سوار کو دیکھ کر عمرو حیران رہ گیا۔ وہ ایک عورت تھی جس کا رنگ سانولا، جسم بھدا سا اور بال جھاڑی کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔

لیکن اس عورت کے جسم پر موجود لباس بے حد قیمتی اور شاہانہ قسم کا تھا۔ یقیناً وہ کوئی جادوگرنی ہی تھی۔ عمرو حیران تھا کہ اتنی تیز بارش کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا اور اس کا لباس بالکل خشک تھا۔ حالانکہ اس پر بارش کے قطرے بھی گر رہے تھے۔ "کیا ہوا عمرو۔ اتنے حیران و پریشان کیوں ہو رہے ہو۔" وہ برآمدے میں عمرو کے پاس آ کر بولی۔

"حیران اس لیے ہوں...... کہ تمہیں میرے گھر میں آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔" عمرو نے غصے سے کہا۔ "اور پریشان اس لیے ہوں کہ تمہاری آمد کا مقصد کیا ہے۔"

"میں آسمانی بجلی ہوں۔" جادوگرنی نے مسکرا کر کہا۔ "اور میرا نام برق



جادوگرنی ہے۔ کبھی کبھی میں بارش جادوگرنی بھی بن جاتی ہوں۔"

"اوہ...... اس کا مطلب ہے یہ بارش تمہاری وجہ سے ہو رہی ہے؟" عمرو نے حیرت سے کہا جو پہلے ہی موسم کی اچانک تبدیلی پر حیران تھا۔

"ظاہر ہے۔ جہاں بجلی چمکتی ہے وہاں بارش تو ہوتی ہی ہے۔" برق جادوگرنی نے ہنس کر کہا۔ "کیونکہ بارش اور بجلی کا چولی دامن کا ساتھ ہے...... بہر حال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چلی جاؤں گی تو بارش بھی ختم ہو جائے گی۔"

"مگر تمہیں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔" عمرو نے غصے سے کہا۔ "خواہ مخواہ مجھے بازار جانے سے رکنا پڑا۔"

"عمرو۔ میں تم سے مدد لینے کے لیے آئی ہوں۔" برق جادوگرنی بولی۔

"کیا بیٹھنے کے لیے نہیں کہو گے۔"

"بجلی کبھی بیٹھتی نہیں، وہ تو چلتی رہتی ہے۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بہر حال تشریف کی ٹوکری رکھو۔"

عمرو نے اسے ایک کرسی پیش کی اور برق جادوگرنی بیٹھ گئی۔ اس کا ہاتھی صحن میں کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا۔ "ہاں تو تم مجھ سے کس امداد کے لیے کہہ رہی تھیں، غرق جادوگرنی۔" عمرو نے برق جادوگرنی سے پوچھا۔

"میرا نام غرق نہیں، برق جادوگرنی ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"اچھا اچھا برق جادوگرنی۔ دراصل میں نام بھول جایا کرتا ہوں۔" عمرو نے سر ہلا کر کہا۔ "یہ بتاؤ تمہیں کس قسم کی مدد کی ضرورت ہے۔"

"مجھے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کے خلاف تمہاری مدد چاہیئے۔" برق جادوگرنی بولی۔

"اوہ! کیا اس سے جنگ کرنے جارہی ہو تم......؟" عمرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اسے صرف سزا دینا چاہتی ہوں۔" برق جادوگرنی نے کہا۔

"لگتا ہے تم اس کی استانی ہو اور اسے سبق یاد نہ کرنے کی سزا دینا چاہتی ہو۔" عمرو نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مذاق مت کرو عمرو......" وہ خفا ہوتے ہوئے بولی۔ "میں شہنشاہ افراسیاب کو ایسی عبرتناک سزا دینا چاہتی ہوں کہ اس کی آئندہ سات نسلیں بھی یاد رکھیں۔"

"اور اگر اس کی نسلوں نے یاد نہ رکھا تو کیا تم دوبارہ زندہ ہو کر انہیں یاد کراؤ گی۔" عمرو نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ فضول باتیں مت کرو۔ میں جانتی ہوں کہ تمہارے سوا دنیا کا کوئی آدمی یا بڑے سے بڑا جادوگر یہ کام نہیں کرسکتا۔ اس لیے میں تمہارے پاس آئی ہوں۔" برق جادوگرنی نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہو! آخر افراسیاب نے تمہیں کیا تکلیف دی ہے جو تم اسے سزا دینا چاہتی ہو۔" عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ "کیا اس نے تمہاری بکری چرائی ہے؟"

عمرو کی بات سن کر برق جدوگرنی بے اختیار مسکرائی مگر دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔



**برق** جادوگرنی کو روتے دیکھ کر عمرو بوکھلا گیا۔ اس نے نرمی سے پوچھا۔

"کیا افراسیاب نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟"

"ہاں! اس کی وجہ سے میری نوجوان بیٹی موت کے منہ میں چلی گئی۔" برق جادوگرنی روتی ہوئی بولی۔ "اولاد کی موت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔"

"مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے۔" عمرو نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "مگر یہ واقعہ کیسے رونما ہوا؟"

"شاید تمہیں معلوم ہو کہ دو ماہ پہلے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ نے کوٹلہ جادوگر کو نیا وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔" برق جادوگرنی آنسو پونچھتی ہوئی بولی۔

"نہیں۔ میں تو تین چار ماہ سے طلسم ہوشربا نہیں گیا۔" عمرو نے کہا۔

"میری بیٹی تتلی جادوگرنی کوٹلہ جادوگر سے بے حد محبت کرتی تھی۔" برق جادوگرنی دوبارہ بتانے لگی۔ "میں سوچ رہی تھی کہ جلد ہی رشتہ لے کر کوٹلہ جادوگر کے گھر جاؤں گی۔ کوٹلہ جادوگر بھی میری بیٹی کو پسند کرتا تھا۔ مگر برا ہو افراسیاب کا جس نے کوٹلہ جادوگر سے اپنی بیٹی فرفر جادوگرنی کا رشتہ طے کردیا۔ چونکہ فرفر جادوگرنی شہنشاہ کی بیٹی تھی۔ اس لیے کوٹلہ جادوگر انکار نہ کرسکا۔ کیونکہ انکار کی صورت میں اسے ڈر تھا کہ افراسیاب اسے وزیر اعظم کے عہدہ سے ہٹادے گا

اور اس کی نوکری ختم ہو جائے گی۔ پھر ایک ماہ پہلے ہی کوٹلہ جادوگر اور فرفر جادوگرنی کی شادی ہو گئی۔ ان دونوں کی شادی والے دن ہی میری بیٹی تتلی جادوگرنی نے خودکشی کر لی۔"

تفصیل بتا کر برق جادوگرنی پھر رونے لگی۔ عمرو نے ہمدردی سے کہا۔

"تمہاری بیٹی کے مرنے کا سن کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے برق جادوگرنی۔"

"چونکہ میری بیٹی کی موت افراسیاب اور فرفر جادوگرنی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس لیے میں ان سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔" برق جادوگرنی نے چند لمحوں بعد اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ "اور میں جانتی ہوں کہ پوری دنیا میں صرف تم ہی ہو جو افراسیاب کو سزا دے سکتے ہو۔"

"پہلے دے سکتا تھا، اب نہیں......" عمرو نے کہا۔

"کیوں......" برق جادوگرنی نے حیران ہو کر پوچھا۔ "اب کیوں نہیں......؟"

"اس لیے کہ میں نے دو ماہ پہلے عیاری سے توبہ کر کے اپنے خدا سے معافی مانگ لی تھی۔" عمرو نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو بڑی امید سے تمہارے پاس آئی ہوں عمرو۔" برق جادوگرنی نے پریشان لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے۔" عمرو نے بے چارگی سے کہا۔ "مجھے پتہ ہوتا کہ تم نے میرے پاس آنا ہے تو میں توبہ نہ کرتا۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم نے عیاریوں سے توبہ کی ہے نا۔ کسی کی مدد کرنے



سے تو نہیں کی؟" برق جادوگرنی بولی۔

"ہاں۔ واقعی میں نے صرف عیاریوں سے توبہ کی ہے۔" عمرو اس کی بات کا مطلب سمجھتا ہوا بولا۔

"بس تو پھر میری مدد کرو۔ تمہاری توبہ نہیں ٹوٹے گی۔" برق جادوگرنی نے مسکرا کر کہا۔ عمرو جانتا تھا کہ دوسروں کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس نے کسی کی مدد کرنے سے توبہ نہیں کی۔ اس لیے اس نے برق جادوگرنی کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے برق جادوگرنی سے کہا۔

"ٹھیک ہے برق جادوگرنی۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ تم مطمئن ہو کر واپس جاؤ۔ میں کل کسی وقت یہاں سے طلسم کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔"

"بہت بہت شکریہ عمرو۔ میں تمہارا احسان ساری زندگی یاد رکھوں گی۔" برق جادوگرنی خوش ہو کر بولی۔ "میرے پاس بہت دولت ہے۔ میرے محل کے کئی کمرے ہیرے جواہرات اور سونا چاندی سے بھرے ہوئے ہیں۔"

"ارے! اتنی دولت تمہارے پاس کہاں سے آ گئی؟" عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔ "کہیں تم ڈاکو جادوگرنی تو نہیں ہو۔"

"نہیں عمرو......" برق جادوگرنی نے ہنس کر کہا۔ "دراصل میں افراسیاب کے وزیر خزانہ کی بیوی ہوں۔ میں تمہیں مالا مال کر دوں گی۔ میں تمہیں اتنی زیادہ دولت دوں گی کہ تمہاری ساتوں نسلیں ساری عمر بھی کھائیں تو ختم نہ ہو۔ تمہاری عمر بھر کی کمائی سے بھی کئی گنا زیادہ۔"

اتنی زیادہ دولت کا سن کر عمرو کے منہ میں پانی آ گیا۔ اپنے ازلی لالچی من

کی وجہ سے اسے تصور میں دولت کا انبار نظر آنے لگا تھا۔

"اچھا۔ کیا پیشگی کچھ نہیں دو گی غرق جادوگرنی۔ دراصل کافی عرصہ سے کمائے نہیں گیا۔" اس نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ضرور دوں گی۔ مگر تم میرا نام پھر بھول گئے۔ میرا نام غرق نہیں برق جادوگرنی ہے۔" وہ ہنس کر بولی۔ "اگر برق یاد نہ رہے تو بارش جادوگرنی کہہ لیا کرو...... یہ لو......"

برق جادوگرنی نے اپنے گلے سے قیمتی موتیوں کی مالا اتار کر عمرو کے حوالے کر دی۔ عمرو نے مالا لے کر فوراً زنبیل میں ڈال لی۔

"یہ کنگن کیا قیمتی ہیں......؟" اس نے برق جادوگرنی کے ہاتھوں میں پہنے ہیروں والے کنگنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی لے لو۔ میں اور بنوا لوں گی۔" برق جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے کنگن اتار کر عمرو کو دیے اور عمرو نے وہ بھی زنبیل کی نذر کر دیے۔ پھر بولا۔ "ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ میں تمہاری مدد ضرور کروں گا۔"

برق جادوگرنی دعائیں دیتی ہوئی اٹھی اور ہاتھی کی طرف بڑھ گئی۔ وہ ہاتھی پر سوار ہوئی اور ہاتھی فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ جونہی ہاتھی عمرو کی نگاہوں سے اوجھل ہوا، ایک دم بارش رک گئی اور بادل بھی غائب ہوتے چلے گئے۔

❀ ❀ ...... ❀ ...... ❀ ❀



**عمرو** کی بیوی کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی عمرو اور برق جادوگرنی کو دیکھتی اور ان کی باتیں سنتی رہی تھی۔ برق جادوگرنی کے روانہ ہوتے ہی وہ کمرے سے نکل آئی اور مصنوعی غصے سے بولی۔ "تم پھر طلسم جا رہے ہو عمرو......"

"ہاں۔ ہاں۔" عمرو گھبرا کر بولا۔ "لیکن نیک کام کرنے کے لیے جا رہا ہوں، دولت کمانے کے لیے نہیں۔"

"دولت تو تم نے یہیں کما لی ہے۔ لاؤ وہ ہار اور کنگن مجھے دو......" بیوی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کک...... کون...... سے...... کنگن اور ہار......" عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

"وہی جو تم نے پیشگی کے طور پر برق جادوگرنی سے لیے ہیں......" اس کی بیوی نے سخت لہجے میں کہا۔ "میں سب کچھ دیکھتی اور سنتی رہی ہوں۔"

"یہ تو بہت بری بات ہے بیگم۔ کسی کی باتیں چھپ کر سننا گناہ ہے۔" عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"بس بس...... زیادہ تین پانچ مت کرو...... ورنہ طلسم نہیں جانے دوں گی۔" بیوی نے دھمکی دی۔

مجبوراً عمرو نے زنبیل سے ہار اور کنگن نکال کر اس کے حوالے کر دیے۔ پھر بولا۔ "سنبھال کر رکھنا۔ بہت قیمتی ہیں یہ۔"

"ارے تو میں کون سا انہیں بیچنے جا رہی ہوں۔" بیوی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ عمرو نے ٹھنڈا سانس لیا اور طلسم ہوشربا جانے کے بارے میں سوچنے لگا۔

اگلے روز عمرو شام کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے ہی طلسم ہوشربا کی سرحد کے پاس جا پہنچا۔ درختوں کے ایک جھنڈ میں رک کر اس نے اپنی شکل و حلیہ تبدیل کیا۔ اس نے رنگ و روغن عیاری سے اپنی شکل کسی خوفناک جادوگر جیسی بنائی۔ پھر گھوڑے پر سوار ہو کر طلسم کی سرحد کی طرف بڑھا۔ سرحد پر اس جگہ چار سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ وہ عمرو کو دیکھ کر ہوشیار ہو گئے اور عمرو سے پوچھ گچھ کرنے لگے۔

"کون ہو تم اور اس طرف کیا کرنے آئے ہو......؟" ایک سپاہی نے عمرو کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ارے! تم نے مجھے پہچانا نہیں......" عمرو نے چونکتے ہوئے کہا۔ "کمال ہے بھئی۔ لگتا ہے اس سال نئے سپاہی آئے ہیں۔"

"ہم تمہیں نہیں جانتے اور تمہارے چہرے پر بھی تمہارا نام لکھا ہوا نہیں ہے۔" دوسرے سپاہی نے ناگواری سے کہا۔

"بھئی۔ میں پٹاخہ ہوں، پٹاخہ۔" عمرو نے ہنس کر کہا۔ "میرا مطلب ہے میرا نام پٹاخہ جادوگر ہے اور تمہارا وزیر اعظم کوتلہ جادوگر میرا ماموں ہے۔ میں اس سے ملنے آیا ہوں۔"



"لیکن ہم نے تو کبھی نہیں سنا کہ کوتلہ جادوگر کا کوئی بھانجا بھی ہے۔" ایک سپاہی نے حیرت سے کہا۔

"اس لیے نہیں سنا ہوگا کیونکہ میں طلسم فریب میں رہتا ہوں...... یہاں دوسری بار آیا ہوں۔ پہلی بار پچھلے سال آیا تھا۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی نہیں سنا تمہارے بارے میں۔" دوسرے سپاہی نے تیزی سے کہا۔

"نہیں سنا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ اپنے کانوں کا علاج کراؤ۔ کسی موچی سے کان کی مرمت کراؤ جوتے کے ساتھ۔" عمرو نے غصے سے کہا۔

وہ سپاہی غصے سے عمرو کو گھورنے لگا۔ تیسرے نے عمرو سے پوچھا۔ "یہاں کیسے آئے ہو؟"

"کیا تمہیں میرا گھوڑا نظر نہیں آ رہا...... شاید تمہاری آنکھوں میں ککرے ہیں۔" عمرو نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ تم کوتلہ جادوگر سے کس سلسلے میں ملنے آئے ہو۔" وہ سپاہی غصے سے بولا۔

"دراصل میں اسے شادی کی مبارکباد دینے آیا ہوں۔ کیونکہ میں شادی میں شریک نہ ہو سکا تھا۔" عمرو نے بتایا۔ "مجبوری تھی اس وقت میری بکری بچہ دینے والی تھی۔ اگر میں شادی میں آتا تو وہ کبھی بچہ نہ دیتی۔" عمرو کی بات سن کر چاروں سپاہی بے اختیار ہنسنے لگے۔

❀❀......❀......❀❀

**سپاہیوں** کو ہنستے دیکھ کر عمرو نے برا سا منہ بنایا۔ پھر غصے سے بولا۔ "کیوں ہنس رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہے تمہیں؟"

"مجھے تو یہ کوئی فریبی معلوم ہوتا ہے۔" چوتھے سپاہی نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ "ایسا کرو کہ طلسمی پتلے کے ذریعے کوٹلہ جادوگر سے معلوم کرالو کہ کیا اس کا کوئی بھانجا طلسم فریب میں رہتا ہے یا نہیں۔"

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔" ایک سپاہی نے سر ہلا کر کہا۔ "تحقیق کرنا ضروری ہے۔"

پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا۔ فوراً ہی زمین سے ایک کاغذی پتلا نمودار ہوا اور بولا۔ "کیا حکم ہے میرے آقا......؟"

"وزیر اعظم کوٹلہ جادوگر کے پاس جاؤ اور پوچھ کر آؤ کہ کیا طلسم فریب میں اس کا کوئی بھانجا پانچہ جادوگر رہتا ہے۔" سپاہی نے پتلے کو حکم دیا۔

طلسمی پتلا سپاہی کا حکم سن کر غائب ہو گیا۔ سپاہی نے عمرو سے کہا۔ "چند منٹ انتظار کرو......"

"اب معلوم نہیں یہ چند منٹ کتنے گھنٹوں میں پورے ہوں گے۔" عمرو نے پریشان لہجے میں کہا۔ "مٹھائی پڑے پڑے خراب نہ ہو جائے کہیں۔"



"مٹھائی......کیسی مٹھائی......" ایک سپاہی ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا۔ مٹھائی کا نام سن کر اس کے منہ میں پانی آ گیا تھا۔

"یہ ہے نا......" عمرو نے زنبیل سے لفافہ نکالتے ہوئے کہا۔ "ماموں کوٹلہ کی شادی کی خوشی میں اس کی بیگم کو پیش کرنے کے لیے میں نے طلسم فریب کی مشہور مٹھائی خرید لی تھی چلتے وقت۔ لیکن اب تو لگتا ہے انہیں نہیں دے سکوں گا۔"

"کیوں......کیوں نہیں دے سکو گے..........؟" دوسرا سپاہی ندیدوں کی طرح مٹھائی کے لفافے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ارے پہلے ہی اتنی دیر ہو چکی ہے۔ اب وہاں پہنچتے پہنچتے تو خراب ہو جائے گی۔ ماموں کوٹلہ سوچیں گے کہ بھانجا شادی کی مبارکباد دینے آیا ہے اور مٹھائی خراب اٹھا لایا ہے۔" عمرو نے لفافہ کھولتے ہوئے کہا۔

اس نے لفافہ ناک کے پاس لا کر سونگھا اور فوراً ہی ناک سے ہٹاتا ہوا بولا۔ "نہیں...... یہ وزیر اعظم کے کھانے کے لائق نہیں ہے۔ ابھی خراب نہیں ہوئی لیکن ماموں کے محل تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے تو خراب ہو جائے گی۔ تم لوگ کھا لو۔ کیا خیال ہے غلط تو نہیں کہہ رہا......؟"

"بالکل۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔" پہلے سپاہی نے ہاتھ بڑھا کر عمرو سے لفافہ لیتے ہوئے کہا۔

"کوٹلہ جادوگر کے پاس پہنچتے تک یہ واقعی خراب ہو جائے گی اور وہ تمہیں شرمندہ کریں گے۔ تمہیں شرمندگی سے اور مٹھائی کو خراب ہونے سے بچانے کے

پاکسوسائٹی ڈاٹ کام

لیے ہم کھالیتے ہیں۔ پتا تو چلے کہ طلسم فریب کی مٹھائی کیسی ہوتی ہے۔"

انہوں نے آپس میں مٹھائی تقسیم کی اور کھانے لگے۔ مگر ایک منٹ بعد ہی ان کے سر چکرائے اور بے ہوش ہو کر گرتے چلے گئے۔ کیونکہ اس مٹھائی میں بے ہوشی کی دوا ملی ہوئی تھی۔

عمرو نے انہیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تو مسکرانے لگا۔ پھر اس نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ زمین سے طلسمی پتلا نمودار ہو گیا۔ پتلا اپنے آقا سپاہی کے پاس پہنچ کر ان سے کہنے لگا۔

"میرے آقا! وزیر اعظم کوتلہ جادوگر نے کہا ہے کہ ان کا کوئی بھانجا نہیں ہے۔ نہ طلسم ہوشربا میں اور نہ طلسم فریب میں اور وہ کسی پٹاخہ جادوگر کو نہیں جانتا۔ کیونکہ اس کی نہ کوئی بہن ہے اور نہ بہن کے بچے۔"

یہ بتا کر طلسمی پتلا غائب ہو گیا۔ پتلے کی بات سن کر عمرو نے گھوڑا آگے بڑھا دیا۔ چند قدم کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک اسے کوئی خیال آیا اور وہ درختوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہو گیا۔

وہاں رک کر وہ گھوڑے سے اترا اور زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکال کر اپنی شکل و صورت تبدیل کرنے لگا۔ شکل و صورت اور لباس بدل کر وہ پھر آگے بڑھنے لگا۔



**طلسم** ہوشربا کا وزیر اعظم کوتلہ جادوگر اپنے محل کے ایک کمرے میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ جبکہ چند غلام اور کنیزیں ہاتھ باندھے ادب سے دستر خوان کے دائیں بائیں خاموش کھڑے تھے۔ کوتلہ جادوگر کی بیوی فرفر جادوگرنی گزشتہ روز اپنے میکے گئی تھی۔ اس لیے دستر خوان پر وہ اکیلا ہی کھانا کھا رہا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھا اور اپنی خواب گاہ میں آکر پلنگ پر بیٹھ گیا۔ رات کا وقت تھا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر سونے کے لیے پلنگ پر دراز ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔

رات تقریباً آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی جب اچانک دروازہ کھلنے کی آواز سے کوتلہ جادوگر نیند سے بیدار ہو گیا۔ وہ اپنی نیند میں خلل ڈالنے والے کو ڈانٹنا ہی چاہتا تھا کہ دروازے سے اندر آنے والی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بلاشبہ وہ بے حد حسین و جمیل اور انتہائی خوبصورت نوجوان لڑکی تھی جس کی عمر سترہ سال کے قریب تھی۔ مگر اس کا حسن ایسا تھا کہ چاند بھی شرما جائے۔ کوتلہ جادوگر جو اب نیند سے پوری طرح بیدار ہو چکا تھا آنکھیں پھاڑے اس حسین لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

وہ خوبصورت لڑکی بڑی ادا سے قدم اٹھاتی ہوئی کوتلہ جادوگر کی طرف بڑھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ کوتلہ جادوگر کے پلنگ کے پاس آگئی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"کیا ہوا کوٹلہ جادوگر...... اس طرح کیا دیکھ رہے ہو......" لڑکی نے کوٹلہ جادوگر کو پیار سے مخاطب کیا جو ابھی تک حیران بیٹھا تھا۔

"تم...... تم...... کون ہو......" کوٹلہ جادوگر اس کے حسن سے مرعوب ہو کر ہکلانے لگا۔

"میرا نام خوبصورت جادوگرنی ہے اور ملک فارس سے آئی ہوں، صرف تمہارے لیے......" لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"کیا......؟" وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ "میرے لیے......؟"

"ہاں۔ میں بچپن سے تمہاری بہادری اور خوبصورتی کے قصے سنتی آرہی تھی۔ فارس کے بہت سے نوجوان مجھ سے شادی کے خواہش مند ہیں لیکن میں نے پکا ارادہ کر رکھا تھا کہ شادی کروں گی تو کوٹلہ جادوگر سے۔ ورنہ ساری عمر کنواری رہوں گی۔ میں کافی عرصہ سے تمہیں تلاش کرتی پھر رہی ہوں۔ لیکن......" اتنا کہہ کر لڑکی رونے لگی۔

"لیکن کیا خوبصورت جادوگرنی......" کوٹلہ جادوگر نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"لیکن آج جب میں یہاں پہنچی تو معلوم ہوا کہ تم بے وفا، سنگ دل ہو، بے درد ہو اور خود غرض ہو۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

"اوہ...... یہ...... یہ تم نے کیسے سمجھا خوبصورت لڑکی......" کوٹلہ جادوگر نے تیزی سے کہا۔

"اس لیے کہ تم شادی کر چکے ہو۔ اپنا گھر آباد کر چکے ہو۔" لڑکی ہچکیاں لیتی ہوئی بولی۔ "یہ معلوم ہونے پر میں سارا دن شہر سے باہر ایک غار میں اپنی



محرومی اور تمہاری بے وفائی پر روتی رہی اور ظالم! میں تو واپس فارس جا رہی تھی مگر پھر دل نے مجبور کیا کہ جس کوٹلہ کی یاد میں اتنے سال تڑپتی رہی، جس کو پانے کی آرزو میں جنگلوں، پہاڑوں کی خاک چھانتی ہوئی یہاں تک آئی ہوں۔ اسے ایک مرتبہ دیکھ تو لوں۔ اس لیے تمہاری خوابگاہ میں چپکے سے آ گئی کہ تمہیں دیکھ کر اسی طرح چپکے سے چلی جاؤں گی۔" یہ کہہ کر وہ زور زور سے رونے لگی۔

"اوہ...... دیکھو...... دیکھو...... آنسو مت بہاؤ خوبصورت جادوگرنی......" کوٹلہ جادوگر بوکھلا کر بولا۔

"ٹھیک ہے......" خوبصورت جادوگرنی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ "میں اب جا رہی ہوں۔"

"کیوں...... ٹھہرو گی نہیں......" کوٹلہ جادوگر نے پوچھا۔

"ٹھہرنے کا کیا فائدہ...... تم کون سا مجھ سے شادی کر لو گے۔" خوبصورت جادوگرنی دروازے کی طرف مڑتی ہوئی بولی۔

"ٹھہرو...... میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔" کوٹلہ جادوگر تیزی سے بولا۔

"کیا واقعی......" وہ ایک دم خوش ہو کر بولی۔ "مگر تمہاری بیوی......"

"وہ یہاں رہے گی...... تمہیں میں الگ محل بنوا دوں گا......" کوٹلہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں اس طرح میں نہیں رہ سکتی......" خوبصورت جادوگرنی نے کہا۔

"پھر کس طرح...... تم بتاؤ......" کوٹلہ جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"اگر تم نے مجھ سے شادی کرنی ہے تو پہلے اپنی بیوی فرفر جادوگرنی کو طلاق دو۔" خوبصورت جادوگرنی نے شرط عائد کی۔

"کیا.....؟" کوٹلہ جادوگر پریشان ہو کر بولا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی ہے۔ اگر میں نے اسے طلاق دی تو وہ مجھے وزارت سے الگ کر دے گا....."

"ہاں..... میں ہی پاگل تھی جو تمہاری تلاش میں اپنا وطن چھوڑ کر ملک ملک، شہر شہر دھکے کھاتی رہی اور تم میرے لیے ایک نوکری نہیں چھوڑ سکتے۔ کتنے خود غرض ہو۔ اگر تمہیں وزیراعظم بننے کا اتنا ہی شوق ہے تو میں اپنے باپ سے کہہ کر تمہیں اپنے ملک میں وزارت دلوا دوں گی۔" خوبصورت جادوگرنی نے کہا۔ "بولو..... کتنی وزارتیں لو گے؟"

"اوہ..... کیا واقعی تم ایسا کر سکتی ہو خوبصورت جادوگرنی....." کوٹلہ جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں..... شاید تم میرے باپ کی حیثیت سے واقف نہیں ہو....." وہ ہنس کر بولی۔ "بس تم ابھی فرفر جادوگرنی کو طلاق لکھ کر بھیجو اور میرے ساتھ میرے ملک چلو۔ میں جاتے ہی تمہیں وزارت دلا دوں گی۔ اس کے بعد شادی کروں گی۔" خوبصورت جادوگرنی کی پیش کش سن کر کوٹلہ جادوگر سوچ میں پڑ گیا۔

❀❀.....❀.....❀❀



**خوبصورت** جادوگرنی غور سے کوٹلہ جادوگر کی طرف دیکھ رہی تھی جو سوچنے میں معروف تھا۔ شاید وہ دل ہی دل میں کوئی فیصلہ کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے خوبصورت جادوگرنی۔ میں تیار ہوں۔" وہ چند لمحوں بعد فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ "میں فرفر کو طلاق دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھا اور الماری سے کاغذ قلم نکال کر طلاق نامہ لکھنے لگا۔ خوبصورت جادوگرنی قریب کھڑی پڑھتی رہی مگر خاموش رہی۔ کاغذ پر طلاق نامہ لکھنے کے بعد کوٹلہ جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پھونکا۔ فوراً ہی فرش سے ایک طلسمی طوطا نمودار ہو گیا۔ کوٹلہ جادوگر نے کاغذ اس کی چونچ میں پکڑایا اور اسے حکم دیا۔

"طلسمی طوطے..... یہ کاغذ لے جاؤ اور فرفر جادوگرنی کو دے دو۔ اس سے کہہ دینا کہ میں نے اسے طلاق دے دی ہے۔ اب اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

کاغذ لے کر طلسمی طوطا فوراً غائب ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد کوٹلہ جادوگر نے مسکرا کر خوبصورت جادوگرنی کی طرف دیکھا تو وہ بھی مسکرانے لگی۔

"اب تو خوش ہو خوبصورت جادوگرنی....." کوٹلہ جادوگر نے پوچھا۔

"خوش تو میں تب ہوں گی جب تم افراسیاب کو سزا دو گے۔" خوبصورت جادوگرنی نے ہنس کر کہا۔

"افراسیاب کو سزا......؟" کوٹلہ جادوگر حیران ہو کر بولا۔ "مگر کیوں......؟"

"مجھے اس پر بہت غصہ ہے......اس نے تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کرنے کی کیوں جرأت کی۔" خوبصورت جادوگرنی نے کہا۔ "میں اس ظالم بادشاہ کو ایسی سزا دینا چاہتی ہوں کہ پورا طلسم ہوشربا یاد رکھے گا۔"

کوٹلہ جادوگر نے پریشان ہو کر کہا۔ "لیکن اگر اسے پتہ چلا کہ میں نے اسے سزا دی ہے تو وہ مجھے جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔"

"گھبراؤ مت......" خوبصورت جادوگرنی نے مسکرا کر کہا۔ "اسے پتہ چلنے تک ہم اس سے بہت دور پہنچ چکے ہوں گے۔ کوٹلہ پیارے......"

پھر وہ افراسیاب کو سزا دینے کا طریقہ سمجھانے لگی۔ اس کی بات سمجھ کر کوٹلہ جادوگر کی پریشانی دور ہو گئی۔ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ جیسے تم نے کہا ہے ویسے ہی کروں گا۔ آؤ اب سو جائیں۔"

"میں دوسرے کمرے میں آرام کروں گی۔" خوبصورت شہزادی نے مسکرا کر کہا۔ "کہیں کسی نے میری یہاں موجودگی کی افراسیاب کو اطلاع دے دی تو سارا منصوبہ بگڑ کر رہ جائے گا۔ جبکہ ابھی اسے خفیہ رکھنے کی ضرورت ہے۔"

کوٹلہ جادوگر نے کہا۔ "اچھا......تم پھر اس کمرے میں سو جاؤ......میں دوسرے کمرے میں سو جاتا ہوں۔ کیونکہ تم دوسرے کمرے میں جاؤ گی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی غلام یا محافظ تمہیں دیکھ لے......" یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

❀❀......❀......❀❀



**دوسری** صبح کوٹلہ جادوگر بیدار ہو کر اپنی خوابگاہ میں آیا تو خوبصورت جادوگرنی جاگ چکی تھی۔ کوٹلہ جادوگر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ اسی لمحے فرش سے ایک طلسمی سانپ نمودار ہوا اور وہ دونوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کوٹلہ جادوگر۔ تمہیں شہنشاہ افراسیاب نے دربار میں طلب کیا ہے۔ فوراً پہنچو۔" طلسمی سانپ نے کوٹلہ جادوگر سے کہا۔

دوسرے ہی لمحے وہ غائب ہو گیا۔ کوٹلہ جادوگر نے خوبصورت جادوگرنی کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "تمہارا کیا خیال ہے؟"

"ٹھیک ہے۔ چلے جاؤ۔ یقیناً وہ طلاق کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہو گا جو تم نے فرفر جادوگرنی کو دی ہے۔"

خوبصورت جادوگرنی بولی۔ "گھبراؤ مت۔ میں غائبانہ حالت میں تمہارے ساتھ دربار جاؤں گی اور افراسیاب تم سے جو بھی سوال کرے گا اس کا جواب بھی دوں گی۔ تم صرف ہونٹ ہلاتے رہنا تاکہ وہ سمجھے کہ تم ہی جواب دے رہے ہو۔"

"ٹھیک ہے۔ تم ناشتے کے لیے باورچی خانے میں چلو۔ میں لباس تبدیل کر کے آتا ہوں۔" کوٹلہ جادوگر نے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

خوبصورت جادوگرنی اٹھی اور کمرے سے نکل آئی۔ لیکن وہ باورچی خانے جانے کی بجائے دوسری طرف مڑ گئی۔ اس طرف کی راہداری میں کئی کمرے تھے۔ وہ آخری کمرے کے دروازے پر پہنچی اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی۔

کمرے میں کوئی نہ تھا۔ اس نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اپنے لباس سے ایک کبوتر برآمد کیا۔ یہ طلسمی کبوتر تھا۔ وہ کبوتر کو ہاتھ میں پکڑ کر اس سے مردانہ آواز میں کہنے لگی۔

”برق جادوگرنی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ خواجہ عمرو عیار تمہیں پہلی کامیابی کی مبارکباد دے رہا ہے۔ میں نے فرفر جادوگرنی کو طلاق دلوا دی ہے۔ اب افراسیاب کو سزا دینے کا مرحلہ رہ گیا ہے۔ میں جلد ہی یہ مرحلہ بھی انجام دے دوں گا۔ تم میرا انعام تیار رکھو......“

اتنا کہہ کر اس نے کبوتر کو چھوڑ دیا۔ کبوتر کمرے کی چھت تک پہنچ کر غائب ہو گیا اور خوبصورت جادوگرنی مسکرانے لگی۔ اصل میں وہ عیاروں کا عیار عمرو تھا جو خوبصورت جادوگرنی بنا ہوا تھا۔ وہ کمرے سے باہر آیا اور تیزی سے باورچی خانے کی طرف چل دیا۔

❀❀......❀......❀❀



**ناشتہ** کرنے کے بعد کوٹلہ جادوگر نے خوبصورت جادوگرنی سے کہا۔ ”آؤ......اب دربار چلتے ہیں۔“

”تم باہر چل کر ہوائی تخت بناؤ......اس پر چلیں گے......میں ابھی آتی ہوں......“ خوبصورت جادوگرنی نے کہا۔

کوٹلہ جادوگر کمرے سے نکل کر صحن میں آیا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پھونکا اور وہاں خوبصورت سا ہوائی تخت نمودار ہو گیا۔ کوٹلہ جادوگر تخت پر بیٹھ کر خوبصورت جادوگرنی کا انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اسے قریب سے آواز سنائی دی۔ ”چلو کوٹلہ جادوگر۔“

کوٹلہ جادوگر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا لیکن تخت پر کوئی نظر نہ آیا جبکہ آواز خوبصورت جادوگرنی ہی کی تھی۔ ”میں تخت پر تمہارے ساتھ ہی ہوں۔“ خوبصورت جادوگرنی کی دوبارہ آواز سنائی دی۔ ”دربار چلو۔“

کوٹلہ جادوگر نے تخت کو دربار کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ طلسمی تخت فضا میں بلند ہوا اور دربار کی طرف اڑنے لگا۔ عمرو نے سلیمانی چادر اوڑھ کر خود کو غائب کر رکھا تھا اور کوٹلہ جادوگر کے سامنے بیٹھا زنانہ آواز میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔

کوٹلہ جادوگر یہی سمجھ رہا تھا کہ خوبصورت جادوگرنی غائبانہ حالت میں اس کے

ساتھ سفر کر رہی ہے۔

جلد ہی طلسمی تخت شاہی دربار کے احاطے میں جا اترا۔ کوٹلہ جادوگر تخت سے اترا۔ عمرو تخت پر بیٹھا دربار کی شان و شوکت دیکھ رہا تھا۔ لیکن کوٹلہ جادوگر کے اترتے ہی تخت ایک دم غائب ہو گیا اور عمرو فرش پر آ رہا۔ اس کے منہ سے بے اختیار کراہ خارج ہوئی۔

"کیا ہوا......؟" کوٹلہ جادوگر نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔ عمرو اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔

"کچھ نہیں......اندر چلو۔" عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔

کوٹلہ جادوگر آگے بڑھا اور دربار میں داخل ہو گیا۔ عمرو بھی اس کے پیچھے غائبانہ حالت میں دربار کے اندر آ گیا۔ دربار اس وقت درباریوں سے بھرا ہوا تھا۔ افراسیاب شاہی تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ کوٹلہ جادوگر اور عمرو اندر آئے تو عمرو کو کوئی نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ اس نے سلیمانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ کوٹلہ جادوگر افراسیاب کے تخت کے سامنے جھک کر شاہی آداب بجالایا۔ افراسیاب نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہم تم سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم نے ہماری بیٹی فرفر جادوگرنی کو طلاق کیوں دی۔" افراسیاب نے کوٹلہ جادوگر سے کہا۔ "تمہیں طلب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم تمہیں بتانا چاہتے ہیں کہ عمرو عیار طلسم میں آ چکا ہے اور یہ سب شرارت اسی کی ہے۔"

"کیا......کیا مطلب......؟" کوٹلہ جادوگر حیرت کی شدت سے اچھل پڑا۔



"ہاں۔ ہمیں سب کچھ ابھی ابھی طلسمی کتاب سامری سے معلوم ہوا ہے۔"

افراسیاب نے کہا۔ "گزشتہ شام عمرو سرحدی محافظوں کو بے ہوش کر کے طلسم میں داخل ہوا تھا اور پھر خوبصورت جادوگرنی کے روپ میں تمہارے پاس جا پہنچا۔ ادھر دیکھو......"

افراسیاب نے تخت کے دائیں جانب اشارہ کیا۔ اس طرف برق جادوگرنی طلسمی پنجرے میں قید پریشان بیٹھی تھی۔

"ارے......خالہ برق جادوگرنی......؟" کوٹلہ جادوگر اسے پنجرے میں قید دیکھ کر حیرت سے چلایا۔

"ہاں......یہ برق جادوگرنی ہے۔ اس نے صرف اور صرف اپنی بیٹی تتلی جادوگرنی کی موت کا انتقام لینے کے لیے عمرو سے مدد لی۔ حالانکہ عمرو دو مہینے پہلے طلسم میں آنے سے توبہ کر چکا تھا۔ اگر وہ توبہ نہ کر چکا ہوتا تو ہم اس سے طلسمی نگری کے حاکم پھرا جادوگر کی موت کا انتقام لیتے۔ جسے وہ طلسمی نگری سے قید کر کے لے گیا اور اپنے ملک پہنچ کر اسے مار ڈالا تھا۔"

عمرو نے دربار میں بدلی ہوئی صورت حال دیکھی تو بوکھلا گیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ افراسیاب سب کچھ معلوم کر چکا ہوگا اور اس کی ساری محنت پر پانی پھر چکا ہوگا۔ وہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے نئی ترکیب سوچنے لگا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

**افراسیاب** کوٹلہ جادوگر سے کہہ رہا تھا۔ ”جیسے ہی ہمیں معلوم ہوا کہ یہ سب چکر برق جادوگرنی کا چلایا ہوا ہے، ہم نے اسے گرفتار کر لیا۔“

”اوہ! مجھے معاف کر دیں عالی جاہ۔“ کوٹلہ جادوگر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا۔ ”میں نہیں جانتا تھا کہ خوبصورت جادوگرنی اصل میں عمرو ہے۔“

”مجھے بھی معلوم نہ تھا کہ طلسم کا وزیر اعظم اتنا کم عقل ہوگا کہ خوبصورت جادوگرنی اور عمرو میں فرق محسوس نہ کر سکے گا۔“ افراسیاب نے اس بار غصے سے کہا۔ ”اس لیے تمہیں سزا دینا بھی ضروری ہے۔“

یہ کہہ کر افراسیاب نے کوٹلہ جادوگر کی طرف پھونک ماری۔ دوسرے ہی لمحے وہ بھی برق جادوگرنی کی طرح پنجرے میں قید ہوگیا۔ یہ طلسمی پنجرہ تھا۔ اس لیے اس پر کسی اور کا جادو اثر نہیں کر سکتا تھا۔

”رحم کریں عالیجاہ...... رحم کریں......“ کوٹلہ جادوگر پنجرے میں بند بھرائی ہوئی آواز میں افراسیاب سے اپیل کرنے لگا۔

”بکومت۔“ افراسیاب غرایا۔ ”تم دونوں کو پاتال میں پھکوا دیا جائے گا۔ یہی تمہاری سزا ہے۔“

یہ صورت حال دیکھ کر عمرو کو غصہ آ گیا۔ اس نے فوراً سلیمانی زنبیل سے بے



ہوشی کا گولہ نکال کر فرش پر دے مارا۔ دوسرے ہی لمحے دربار میں گہرا دھواں پھیل گیا۔ افراسیاب اور اس کے درباری اس اچانک نمودار ہونے والے دھوئیں کو دیکھ کر حیران نظر آنے لگے لیکن اس سے پہلے کہ کچھ سمجھتے، بے ہوشی کے گولے نے اثر دکھایا اور سب لوگ بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو کر ادھر ادھر لڑھک گئے۔

عمرو نے اپنا سانس روک لیا تھا۔ اس لیے اس پر بے ہوشی کے دھوئیں کا اثر نہ ہوا۔ برق جادوگرنی اور کوٹلہ جادوگر پنجرے میں ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ دربار کے دروازے پر کھڑے چاروں دربان بھی بے ہوش ہو چکے تھے۔

عمرو نے تیزی سے اپنا کام شروع کر دیا۔ اس نے جادوگروں کے مردانہ زیورات اتار کر اور جیبوں سے اشرفیاں نکال نکال کر اپنی زنبیل میں بھر لیں۔ جادوگروں کے گلے میں پڑے ہار، ہاتھوں میں موجود ہیرے کی انگوٹھیاں اور دوسری قیمتی چیزیں اتار کر سب زنبیل کی نذر کر دیں۔ پھر وہ افراسیاب کے تخت کی طرف بڑھا۔

افراسیاب کے قریب آ کر سب سے پہلے اس نے افراسیاب کے سر پر رکھا۔ بیش قیمت ہیرے جواہرات سے مرصع تاج اتار کر اپنی سلیمانی زنبیل میں ڈالا۔ پھر اس کے گلے سے سچے موتیوں کی مالائیں، ہاتھوں سے انگوٹھیاں اور پوشاک میں لگے طلائی بٹن اتار کر زنبیل میں بھر لیے۔

لوٹ مار سے فارغ ہو کر اس نے زنبیل سے تیز دھار والا استرا نکالا۔ اس نے استرے سے افراسیاب کی داڑھی، مونچھیں، بھنویں اور سر مونڈا۔ پھر افراسیاب کی شکل دیکھ کر ہنسا اور بولا۔ ”ساری عمر یاد کرو گے کہ کسی سے پالا

پڑا تھا۔"

افراسیاب سے ہٹ کر عمرو دوسرے جادوگروں کی طرف بڑھا اور ایک ایک کر کے تمام جادوگروں کے سر کے بالوں، مونچھوں اور بھنوؤں کو مونڈ ڈالا۔ پھر وہ برق جادوگرنی کے پاس آیا جو پنجرے میں بے ہوش پڑی تھی۔

"لو بھئی برق جادوگرنی۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔ "اب میرا انعام کون دے گا؟ اوہ...... تم تو بے ہوش پڑی ہو۔ خیر کوئی بات نہیں، عمرو اپنا انعام حاصل کرنا جانتا ہے۔"

اس نے زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کر کے خود کو برق جادوگرنی کا ہم شکل بنا کر اس نے زنانہ لباس پہن لیا۔ اب وہ برق جادوگرنی دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے آئینے میں اپنی شکل کا جائزہ لیا۔ پھر سب سامان زنبیل میں واپس رکھا اور زنبیل سے بے ہوشی کا ایک اور گولہ نکال کر فرش پر دے مارا۔ فوراً ہی وہاں دوبارہ دھواں پھیل گیا۔



**عمرو** نے فوراً دھوئیں سے بچنے کے لیے رومال ناک پر رکھ لیا۔ پھر افراسیاب کے قریب آ کر بولا۔ "اچھا پیارے افراسیاب۔ میں جا رہا ہوں۔ تم اور تمہارے درباری صبح سے پہلے ہوش میں نہیں آئیں گے۔ خدا حافظ......"

یہ کہہ کر وہ دربار سے باہر آیا اور برق جادوگرنی کے محل کی تلاش میں چل پڑا۔ کچھ دیر ادھر ادھر گھومتا پھرتا رہا۔ اسے اپنے طلسمی طوطے کا خیال آیا۔ اس نے زنبیل سے طوطا نکالا اور اس سے کہا۔ "برق جادوگرنی کے محل کا پتہ بتاؤ۔"

طوطے نے فوراً ہی پتا بتا دیا۔ عمرو نے اسے واپس زنبیل میں ڈالا اور برق جادوگرنی کے محل کی طرف چل دیا جو زیادہ دور نہ تھا۔ جلد ہی وہ محل کے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازے پر کھڑے دربان نے اسے آتے دیکھ کر فوراً ہی دروازہ کھول دیا تھا۔

کیونکہ عمرو برق جادوگرنی کا ہم شکل بنا ہوا تھا۔ وہ محل میں داخل ہوا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ کافی وسیع و عریض محل تھا لیکن اس میں غلاموں اور کنیزوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ عمرو سمجھ گیا کہ برق جادوگرنی کا شوہر وزیر خزانہ بھی دربار میں بے ہوش پڑا ہوگا۔

محل کے کچھ کمروں کے دروازوں پر قفل لگے ہوئے تھے۔ عمرو نے زنبیل

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سے سلیمانی چابی نکالی۔ جس سے ہر قسم کا قفل کھولا جا سکتا تھا۔ اس نے ایک کمرے کا قفل کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ کمرہ فرش سے چھت تک ہیرے و جواہرات اور سونے سے بھرا ہوا تھا۔ اتنی دولت دیکھ کر عمرو کی رال ٹپکنے لگی اور وہ سارا مال وزر اپنی زنبیل میں بھرنے لگا۔

ایک دو گھنٹوں کے اندر اندر اس نے پانچوں کمروں میں جمع دولت اپنی زنبیل میں بھر لی۔ پھر وہ مکان کے صحن میں آیا۔ جہاں ایک غلام جادوگر پودوں کو پانی دے رہا تھا۔ عمرو نے اسے برق جادوگرنی کی آواز میں پکارا اور وہ کام چھوڑ کر عمرو کے قریب آ گیا۔ "مالی جادوگر...... میں سیر کو جانا چاہتی ہوں۔ میرے لیے طلسمی تخت بناؤ۔"

مالی جادوگر نے فوراً ہی ایک منتر پڑھ کر ہوا میں پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے ایک خوبصورت طلسمی تخت نمودار ہو کر صحن میں اتر آیا۔ عمرو تخت پر بیٹھا اور تخت کو اڑنے کا حکم دیا۔ تخت فضا میں بلند ہو گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر عمرو نے تخت کو اپنے ملک کی طرف چلنے کا حکم دیا اور تخت رخ بدل کر اس کے ملک کی طرف پرواز کرنے لگا۔ جلد ہی وہ اپنے ملک پہنچ گیا۔

چونکہ دن کا وقت تھا۔ اس لیے عمرو نے شہر سے باہر ہی تخت کو اترنے کا حکم دیا۔ تخت زمین پر اترا۔ پھر جونہی عمرو تخت سے اترا، طلسمی تخت غائب ہو گیا۔ عمرو پیدل چلتا ہوا شہر میں داخل ہوا۔ وہ اپنے گھر پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے......؟" اندر سے اس کی بیگم نے پوچھا۔

"میں ہوں بیگم......" عمرو نے مسکرا کر جواب دیا۔



بیگم نے دروازہ کھولا مگر اس کی شکل دیکھ کر چونک پڑی۔ کیونکہ عمرو زنانہ لباس پہنے برق جادوگرنی کا ہم شکل بنا ہوا تھا۔

"بڑی چکر باز عورت ہو۔" وہ غصے سے بولی۔ "عمرو کی آواز کی نقل کرتی ہو۔ کہاں ہے میرا شوہر عمرو؟"

"وہ بے چارہ تمہارے ڈر سے نہیں آیا۔" عمرو نے برق جادوگرنی کی آواز میں کہا۔ "کیونکہ تم اسے پھر عیاری سے توبہ کرنے پر مجبور کرو گی۔ اس لیے اس نے میرے ساتھ شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں تمہیں بھی اطلاع دینے آئی ہوں۔ اب واپس جا کر عمرو سے شادی کروں گی۔"

عمرو کی شادی کا سن کر بیگم غضبناک ہو گئی۔ وہ غصے سے بولی۔ "یہاں سے اب تم زندہ واپس نہیں جاؤ گی۔ عمرو ابھی رنڈوا نہیں ہوا کہ تم سے شادی کر لے۔ اس کی بیوی زندہ ہے۔ میرے جیتے جی کوئی عورت عمرو کی بیوی نہیں بن سکتی۔"

یہ کہہ کر اس نے عمرو کو بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اندر کھینچا اور عمرو منہ کے بل صحن میں آ گرا۔ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی بیوی نے ایک طرف رکھا موٹا سا ڈنڈا اٹھایا اور عمرو کی ٹانگوں پر وار کرتی ہوئی غرائی۔ "بولو...... کرو گی عمرو سے شادی......"

عمرو نے بمشکل ٹانگیں بچائیں اور اپنی اصل آواز میں چلایا۔ "ہائے...... بچاؤ...... بچاؤ...... اس ظالم بیوی سے۔"

"اچھا چیخنے بھی میرے شوہر کی آواز میں ہو ذلیل جادوگرنی......" بیگم نے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

دانت پیس کر کہا۔
اور دوبارہ ڈنڈے سے وار کرنے کی کوشش کی۔ مگر عمرو نے ڈنڈا پکڑ لیا اور بولا۔ "رحم کرو بیگم۔ تم بیوہ نہیں ہو۔ میں زندہ ہوں۔"
یہ کہہ کر اس نے سر سے مصنوعی بال اتار پھینکے۔ تب اس کی بیگم حیرت سے اچھل پڑی۔ "ارے۔ واقعی تم تو زندہ ہو عمرو۔"
"ہاں۔ خدا کرے میں رنڈوا ہو جاؤں۔" عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ "تم جیسی مردمار بیوی سے نجات مل جائے۔"
"میں تمہارے مرنے کے بعد ہی مروں گی عمرو تاکہ تم میرے مرنے کے بعد دوسری شادی نہ کر سکو۔" بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ لاؤ زہر میں ابھی مرجاتا ہوں زہر کھا کر۔" عمرو غصے سے بولا۔
"خالی پیٹ زہر اثر نہیں کرے گا۔" وہ ہنستی ہوئی بولی۔ "پہلے کھانا کھالو۔ چلو ہاتھ منہ دھو کر آؤ۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔"
عمرو نے کھانے کا نام سنا تو اسے بھوک محسوس ہونے لگی اور وہ غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔

❀❀.....❀.....❀❀



**دوسرے** روز بیگم نے عمرو سے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی اور کہا کہ وہ اسے بازار سے مچھلی لا دے۔ عمرو نے پہلے تو اس کی فرمائش پر ناک بھوں چڑھائی۔ پھر مچھلی خریدنے چل پڑا۔ بازار میں مچھلی فروشوں کی چند دکانیں تھیں۔ لیکن عمرو نے پہلے کبھی مچھلی نہیں خریدی تھی۔ اس نے سوچا کہ مچھلی خریدنے سے پہلے کسی واقف آدمی سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خراب مچھلی خرید بیٹھے اور بیگم خفا ہو جائے۔
"خواجہ کیا آج گوشت نہیں لو گے......" اچانک ایک قصاب کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے رک کر اس قصاب کی طرف دیکھا جس سے وہ بکرے کا گوشت لے جایا کرتا تھا۔ اسے خیال آیا کہ اس قصاب سے مچھلی کے بارے میں مشورہ لیا جائے۔ چنانچہ وہ دکان کی طرف بڑھا، جہاں بکرے کا گوشت لٹک رہا تھا۔
"کتنا گوشت بناؤں خواجہ۔" قصاب نے مسکرا کر پوچھا۔
"نہیں بھائی صاحب۔" عمرو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "آج گوشت کا ارادہ نہیں ہے۔"
"کمال ہے خواجہ۔ میں نے تو آپ کے لیے آج دل، گردے اور کلیجا الگ کر کے رکھا ہوا ہے اور آپ کا آج ارادہ نہیں ہے۔ یہ بھی خوب رہی۔" قصاب نے منہ بنا کر کہا۔ "آپ کی خاطر کئی گاہکوں کو دل، گردے اور کلیجا دینے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سے انکار کر چکا ہوں۔"

"میں معافی چاہتا ہوں یار......" عمرو نے معذرت کی۔ "یقین کرو آج گوشت کھانے کو جی نہیں چاہ رہا۔"

"اچھا...... قیمہ بنا دوں آپ کا؟" قصاب نے پوچھا۔

"لاحول ولا......" عمرو جلدی سے بولا۔ "قیمہ بناؤ اپنا۔ میں تو تم سے مشورہ لینے آیا تھا۔"

"کیسا مشورہ خواجہ......؟" قصاب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"دراصل آج بیگم نے مچھلی لانے کی فرمائش کی ہے اور میں مچھلی خریدنے آیا ہوں۔" عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں پہلے تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مچھلی کیسی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ میں اس معاملے میں ناتجربہ کار ہوں۔ کبھی پہلے مچھلی خریدنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کیونکہ مچھلی والا گلی میں آتا ہے اور بیگم وہیں خرید لیتی ہے۔"

"یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے خواجہ۔" قصاب نے مسکرا کر کہا۔

"مگر میرے لیے تو ہے یار...... ایسا نہ ہو کہ مچھلی دیکھ کر بیگم مجھ پر چڑھائی کر دے یا مچھلی اٹھا کر باہر پھینک دے۔"

عمرو کی بات سن کر قصاب ہنسنے لگا۔ پھر کہنے لگا۔ "اچھا...... تو پھر غور سے سن لیں۔ مچھلی ہمیشہ تازہ لینی چاہیئے۔"

"تو کیا مچھلیاں باسی بھی ہوتی ہیں؟" عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں...... مچھلیاں دوسرے روز باسی ہو جاتی ہیں۔" قصاب نے کہا۔



"خراب تو نہیں ہوتیں نا......؟" عمرو نے پوچھا۔

"آپ سمجھے نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ باسی مچھلی خراب ہوتی ہے۔ اس سے بدبو آتی ہے۔" قصاب نے ہنس کر کہا۔

"تازہ مچھلی سے تو خوشبو آتی ہے نا۔" عمرو نے سر ہلا کر کہا۔

"بیچ میں مت ٹوکیں......" قصاب نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کیا دم کی طرف سے ٹوکنا چاہیئے مچھلی کو......؟" عمرو نے پوچھا۔

قصاب نے غصے سے کہا۔ "میں بات ٹوکنے کو کہہ رہا ہوں۔ چھوٹی مچھلی میں کانٹے زیادہ بھی ہوتے ہیں اور ہوتے بھی باریک ہیں۔ اس لیے کھانے کے لیے بڑی مچھلی بہتر رہتی ہے۔"

"کیا اس میں بھی کانٹے ہوتے ہیں؟" عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"بالکل...... کانٹے تو ہر مچھلی میں ہوتے ہیں۔" قصاب نے مسکرا کر کہا۔ "لیکن باریک نہیں موٹے موٹے ہوتے ہیں۔ انہیں نکالنا آسان ہوتا ہے۔ دریا کی مچھلی زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔"

"کیا سمندر کی مچھلی لذیذ نہیں ہوتی؟" عمرو نے حیرت سے سوال کیا۔

"نہیں...... سمندر کی مچھلی زیادہ لذیذ نہیں ہوتی۔" قصاب بولا۔ "مچھلی ایسی لینی چاہیئے جس کے گل پھڑے سرخ ہوں۔"

"لیکن مجھے تو سرخ رنگ پسند نہیں ہے۔" عمرو تیزی سے بولا۔ "میری بیگم کو نیلا رنگ پسند ہے اور مجھے کالا رنگ۔"

"لاحول ولا......" قصاب غصے سے بولا۔ "ارے خواجہ سرخ گل پھڑے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

والی مچھلی تازہ ہوتی ہے۔ یہی تازہ مچھلی کی پہچان ہے۔'' قصاب سے ساری معلومات حاصل کر کے عمرو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا۔

عمرو ایک مچھلی فروش کی دکان پر پہنچا۔ جہاں کئی قسم کی مچھلیاں رکھی تھیں۔ اس نے دکاندار سے کہا۔ ''مجھے مچھلی چاہیئے۔''

دکاندار نے ایک مچھلی ترازو میں تول کر اس کے سامنے رکھ دی۔ عمرو مچھلی کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا کئی لمحے گزر گئے۔

''کیا دیکھ رہے ہیں جناب......؟'' دکان دار نے اکتا کر پوچھا۔

''مچھلی دیکھ رہا ہوں۔'' عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ تو اس طرح دیکھ رہے ہیں کہ جیسے میں نے مچھلی کی بجائے خرگوش دے دیا ہو۔'' دکان دار نے مسکرا کر کہا۔ ''کیا پہلے کبھی مچھلی نہیں دیکھی؟''

''دیکھی ہے۔'' عمرو نے کہا۔ ''تم یہ بتاؤ کہ اس میں کانٹے تو نہیں ہیں؟''

''نہیں جناب۔ صرف ایک بڑا کانٹا ہے......؟'' دکان دار نے بتایا۔

''کیا باقی تم نے نکال کر رکھے ہوئے ہیں؟'' عمرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں......اس مچھلی میں ایک ہی کانٹا ہوتا ہے۔'' دکان دار نے ہنس کر کہا۔

''خیر......مجھے دریا کی مچھلی چاہیئے۔'' عمرو نے کہا۔

''یہ دریا ہی کی ہے جناب۔'' دکاندار نے بتایا۔ ''سمندری مچھلی تو ادھر پڑی ہے۔''



''لیکن مجھے باسی نہیں بالکل تازہ مچھلی چاہیئے۔'' عمرو نے سر ہلا کر کہا۔

''یہ بالکل تازہ مچھلی ہے جناب......'' دکان دار تیزی سے بولا۔

عمرو نے مچھلی کے گل پھڑے دیکھے اور منہ بنا کر بولا۔ ''یہ تو باسی ہے۔ اس کے گل پھڑے سرخ نہیں ہیں۔''

دکان دار نے مسکرا کر کہا۔ ''اطمینان رکھیے جناب۔ یہ باسی نہیں بالکل تازہ ہے۔''

''مگر دریا تو بہت دور ہے۔ پھر یہ کیسے تازہ ہو گئی۔'' عمرو نے غصے سے کہا۔ ''کب پکڑی تھی؟ سچ سچ بتاؤ۔''

''میں نے خود تو نہیں پکڑی۔ کل صبح دریا سے آئی تھی۔'' دکاندار نے جواب دیا۔

''مگر اس کے پاؤں تو ہیں نہیں، یہ دریا سے یہاں کیسے آ گئی......؟'' عمرو نے سوال کیا۔

''مچھلیوں کے پاؤں نہیں ہوتے جناب......'' دکان دار ہنس پڑا۔ ''دریا سے کب پکڑی گئی؟ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہرحال مچھلی تازہ ہے۔ آپ بے فکر ہو کر لے جائیں......''

''ارے......غضب خدا کا......'' عمرو چلایا۔ ''دریا سے کل لائی گئی ہے تو یقیناً تین دن پہلے پکڑی گئی ہو گی۔ کیونکہ دریا سے یہاں آنے میں دو دن لگتے ہیں۔ پھر بھی تم اسے تازہ کہہ رہے ہو......''

اب دکان دار کو بھی غصہ آیا کہ کس جاہل سے واسطہ پڑا ہے۔ اس نے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کہا۔ "تو اور کیا چاہیئے آپ کو؟"

"مجھے تازہ مچھلی چاہیئے جو آج ہی دریا سے پکڑی گئی ہو......" عمرو نے غصے سے کہا۔

"اگر اتنی تازہ مچھلی کھانے کا شوق ہے تو دریا پر جائیں اور مچھلی پکڑ کر وہیں کھائیں۔" دکان دار نے تلخ لہجے میں کہا۔ "ورنہ گھر لانے میں وہ بھی باسی ہو جائے گی......"

دکاندار کی بات سن کر عمرو نے اسے غصے سے گھورا۔ پھر اگلے مچھلی فروش کے پاس پہنچا۔ دکان دار نے پوچھا۔ "کیا چاہیئے جناب؟"

"مجھے ایسی مچھلی چاہیئے جو بالکل تازہ ہو اور آج ہی پکڑی گئی ہو دریا سے......"

"بہت بہتر جناب......" دکان دار نے سر ہلا کر کہا۔ "اور......؟"

"اور اس کے گل پھڑے سرخ ہوں۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔ "سمجھ رہے ہو نا میری بات۔"

"بالکل جناب۔ میں بہرا تو نہیں ہوں......" دکان دار نے ہنس کر کہا۔ "اور کوئی حکم......؟"

"اور اس میں کانٹے کم ہوں......" عمرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔" دکان دار نے عمرو کا حلیہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "بس......؟"

"اور ہاں...... مچھلی دریا کی ہونی چاہیئے...... وہ زیادہ لذیذ ہوتی ہے نا......؟" عمرو نے تیزی سے کہا۔



عمرو کی بات سن کر دکاندار نے ناگواری سے منہ بنایا اور بولا۔ "کیا کبھی پہلے بھی آپ نے تازہ مچھلی کھائی ہے؟"

"کیوں نہیں...... ہزار مرتبہ کھا چکا ہوں۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔ "بہت تجربہ کار ہوں مچھلی کے معاملے میں۔"

"آپ مچھلی کھانے میں تجربہ کار ہوں گے، مچھلی خریدنے میں نہیں۔" دکان دار بولا۔ "میرے پاس تو پرسوں کی مچھلی ہے۔ اس سے زیادہ تازہ مچھلی آپ کو پورے بازار میں کسی دکان پر نہیں ملے گی......"

"ارے...... کچھ خدا کا خوف کھاؤ بھائی۔ تم مچھلی فروش ہو قصائی......" عمرو نے کہا۔ "تم پرسوں کی مچھلی کو تازہ کہہ رہے ہو، دھوکا دے رہے ہو مجھے؟"

"بس بس...... زیادہ بات نہیں......" دکان دار غصے سے بولا۔

"میرے دوسرے گاہکوں کو خراب نہ کریں اور جا کر دریا سے تازہ مچھلی پکڑیں، میری دکان داری مت تباہ کریں۔ جائیے تشریف لے جائیے۔" یہ کہہ کر دکان دار دوسرے گاہک کو مچھلی دکھانے لگا اور عمرو اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

**عمرو** بازار سے واپس خالی ہاتھ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ مگر پھر اسے خیال آیا کہ کہیں بیگم خفا نہ ہو جائے۔ اس نے سوچا کہ اسے خود تازہ مچھلی پکڑنی چاہیئے۔ دریا تو شہر سے بہت دور تھا۔ البتہ سمندر قریب تھا۔ چنانچہ اس نے سمندر پر جانے کا فیصلہ کیا اور واپس بازار کو چل دیا۔ بازار میں آکر اس نے کانٹا اور ڈور خریدی۔ پھر اس نے قصاب سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیا اور سمندر کی طرف چل دیا۔

ساحل پر پہنچ کر اس نے گوشت کا ٹکڑا کانٹے میں پرو دیا۔ پھر کانٹے سے ڈور کا سرا باندھا اور کانٹا پانی میں پھینک کر ڈور پکڑ لی۔ اس کے بعد وہ قریب ہی ایک پتھر پر بیٹھ کر مچھلی پھنسنے کا انتظار کرنے لگا۔ ڈور کا دوسرا سرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک ڈور کو جھٹکا لگا۔ عمرو سمجھ گیا کہ مچھلی کانٹے میں پھنس گئی ہے۔ وہ خوش ہو کر ڈور کھینچنے لگا۔ مگر ڈور کھینچنے میں اسے کافی زور لگانا پڑ رہا تھا۔

عمرو کو یہ سوچ کر خوشی ہوئی کہ کافی وزنی مچھلی پھنسی ہے۔ کئی دن تک پکائی جا سکتی ہے۔ وہ پوری طاقت سے ڈور کھینچنے لگا۔ مگر جب کانٹا باہر آیا تو وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ کانٹے میں مچھلی کی بجائے ایک صندوق پھنسا ہوا تھا۔ کانٹا لکڑی کے صندوق کے ایک کنڈے میں پھنسا ہوا تھا اور وہ صندوق لمبائی میں پانچ فٹ



سے کم نہ تھا جس میں ایک قفل لگا ہوا تھا۔

صندوق دیکھ کر عمرو کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی اور وہ سوچنے لگا کہ یقیناً اس صندوق میں مال و زر ہوگا۔ اس میں کوئی قدیم خزانہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس نے آس پاس دیکھا۔ مگر وہاں اس وقت اس کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ صندوق کو گھر لے جا کر کھولے یا یہیں کھول کر دیکھ لے کہ اس میں خزانہ ہے بھی یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اتنا بھاری صندوق گھر لے جانے کی بھی مشقت اٹھائے اور فائدہ بھی نہ ہو۔

یہ خیال کر کے وہ صندوق کا قفل کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر ناکام رہا۔ قفل نہ کھل سکا۔ تب اس نے اپنی سلیمانی زنبیل سے ہتھوڑا نکالا اور قفل پر ضربیں لگانے لگا۔ چند ضربیں لگانے پر قفل کھل گیا۔ عمرو نے ہتھوڑا واپس زنبیل میں رکھا۔ پھر صندوق کا ڈھکن کھولا۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

اس صندوق میں کسی خزانے کی بجائے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی لیٹی ہوئی تھی۔ مگر وہ نہایت عجیب و غریب تھی۔ اس لڑکی کا سر سے لے کر کمر تک جسم انسانی تھا۔ لیکن کمر سے پاؤں تک کا دھڑ مچھلی جیسا تھا۔ اس کے جسم پر شاہانہ لباس تھا اور وہ کسی ملک کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔ عمرو صندوق سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑے۔ اس مچھلی نما لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے خیال میں وہ کوئی جل پری تھی۔

❀❀......❀......❀❀

صندوق میں لیٹی لڑکی اٹھ بیٹھی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ پھر اس کی نظر عمرو پر پڑی اور وہ بہت حیران نظر آنے لگی۔ "یہ...... یہ کون سی جگہ ہے؟ اور تم کون ہو......؟" اس نے عمرو سے پوچھا۔

"یہ تو سمندر کا ساحل ہے......" عمرو نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "مگر تم بتاؤ، تم کون ہو اور تمہیں صندوق میں کس نے بند کر کے سمندر میں پھینکا۔"

عمرو کا سوال سن کر جل پری لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ بولی۔ "میں بڑی بدقسمت ہوں......"

"وہ تو ظاہر ہے۔ بدقسمت نہ ہوتیں تو صندوق میں تمہیں کوئی نہ بند کر سکتا۔" عمرو بولا۔ "لیکن مجھے پوری بات بتاؤ۔"

"میں ایران کی شہزادی کنول ہوں۔" جل پری کہنے لگی۔ "مجھے جھنکا جادوگر نے جادو سے جل پری بنا کر صندوق میں بند کیا تھا۔"

"اوہ...... جھنکا جادوگر...... وہ کون ہے اور اس نے تم پر جادو کیوں کیا۔" عمرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ طلسم ہوشربا کی سرحدی فوج کا سپہ سالار ہے......" جل پری شہزادی



بتانے لگی۔ "یہ تین ماہ پہلے کی بات ہے۔ میں ملک شام گئی تھی۔ شام کی شہزادی میری سہیلی ہے اور میں اس کی شادی میں شرکت کرنے گئی تھی۔ شادی کے بعد میں واپس اپنے ملک جا رہی تھی۔

میرے ساتھ محافظ سپاہیوں کا ایک دستہ تھا۔ مگر جب ہم طلسم ہوشربا کی سرحد کے پاس سے گزرے تو اچانک سیاہ آندھی آئی اور میں محافظوں سے بچھڑ کر طلسم ہوشربا میں داخل ہو گئی۔ تیز آندھی کے سبب میں نے گھوڑا ایک جگہ روک لیا اور محافظوں کو آوازیں دینے لگی جو آندھی کے گرد و غبار میں نظر نہیں آ رہے تھے۔

دو گھنٹوں کے بعد آندھی رکی تو میں خود کو ایک اجنبی جگہ پر تنہا دیکھ کر پریشان ہو گئی اور رونے لگی کہ اب میں کیسے اور کس طرف جاؤں شام ہو چکی تھی۔ میں نے ایک جانب گھوڑا دوڑایا۔

اس طرف سفر کرتے ہوئے میں ایک باغ تک جا پہنچی۔ محافظ نہ جانے کس طرف اور کتنے فاصلے پر تھے۔ میں نے رات اس باغ میں گزارنے اور صبح دن کی روشنی میں اصل راستہ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔

میں نے باغ میں داخل ہونے کے لیے گھوڑا آگے بڑھایا تو باغ کے باہر مجھے ایک بوڑھا آدمی دکھائی دیا۔ مجھے امید ہوئی کہ وہ میری مدد کرے گا اور ایران جانے والے راستے کی نشاندہی کرے گا۔ چنانچہ میں نے اس سے پوچھا۔ "مہربانی کر کے مجھے ایران جانے والا راستہ بتا دو۔"

وہ بوڑھا میری خوبصورتی دیکھ کر بے ایمان ہو گیا۔ اس نے کہا۔ "میں

راستہ تو نہیں جانتا۔ البتہ رات بسر کرنے کے لیے تمہیں اپنے گھر میں مہمان رکھ سکتا ہوں۔"

میں نے اسے بھی غنیمت سمجھا اور اس کے ساتھ چل دی۔ بوڑھا مجھے باغ کے اندر لایا۔ اس باغ کے وسط میں ایک خوبصورت محل تھا۔ میں سمجھ گئی کہ بوڑھا دولت مند آدمی ہے اور اندر اس کے بیوی بچے بھی ہوں گے۔ اس لیے میں نے کوئی خوف نہ کھایا اور نہ ہی مجھے اس کی نیت پر کوئی شبہ ہوا۔

وہ مجھے اپنے ہمراہ محل کے اندر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ اس نے مجھے ایک کمرے میں بٹھایا اور میرے لیے بہترین کھانا لایا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید اس کے بیوی بچے کہیں گئے ہوئے ہیں۔ میں نے خاموشی سے کھانا کھایا۔ مگر کھانے کے بعد وہ کہنے لگا۔

"شہزادی...... تم بہت خوبصورت ہو اور میں نے تمہیں اپنے لیے پسند کر لیا ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ شادی کروں۔ تمہیں اپنی دلہن بناؤں گا۔"

اس کی بات سن کر مجھے حیرت ہوئی اور اس پر بے حد غصہ آیا۔ وہ انتہائی بدصورت اور بوڑھا تھا۔ میں نے شادی سے انکار کر دیا۔ "ہرگز نہیں...... میں شادی نہیں کروں گی۔" میں نے غصے سے کہا۔ "میں شہزادی ہوں اور شہزادیوں کی شادیاں شہزادوں سے ہوا کرتی ہیں۔"

"ارے میں بھی تو شہزادہ ہوں۔" وہ ہنس کر بولا۔ "میرے پاس بہت دولت ہے۔ ساری عمر عیش کرو گی۔"

"بکواس بند کرو۔ کبھی آئینے میں اپنی شکل بھی دیکھی ہے۔ بڈھے؟" میں



غرائی۔

"تم فکر نہ کرو شہزادی۔ میں خود کو جوان بنالوں گا۔" اس نے ڈھٹائی سے ہنس کر کہا۔ "بس تم شادی پر رضامند ہو جاؤ۔"

"میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمہاری دولت پر......" میں نے غصے سے کہا۔ "تم مجھے مجبور نہیں کر سکتے۔ میں جا رہی ہوں۔"

"تم یہاں سے نہیں جا سکتیں شہزادی۔" اس نے تیزی سے کہا۔ "میں تمہیں کہیں نہ جانے دوں گا۔ شادی پر تیار ہو جاؤ۔"

میں اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی اور بولی۔ "تم مجھے نہیں روک سکتے خبیث آدمی......"

ابھی میں دروازے کے پاس نہ پہنچی تھی کہ اس نے دروازے کی طرف پھونک ماری اور دروازہ ایک دم بند ہو گیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

**دروازہ** بند ہونے پر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ میں گھبرا گئی۔ اسی لمحے اس بوڑھے خبیث نے کہا۔

"شادی تو تمہیں کرنا ہی پڑے گی شہزادی۔ میرا نام جھنکا جادوگر ہے اور میں تمہیں ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر ایک ہفتے میں تم مجھ سے شادی کرنے پر رضامند نہ ہوئیں تو ایسی سخت سزا دوں گا کہ ساری عمر پچھتاتی رہو گی۔"

میں نے پریشان ہو کر اپنے لباس میں چھپایا ہوا خنجر نکالا اور اسے للکارا۔

"مجھے جانے دو۔ ورنہ میں اپنے آپ کو ہلاک کر دوں گی۔ پھر تم میری لاش سے شادی کر لینا۔"

یہ سن کر جھنکا جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر میری طرف پھونکا اور میرے ہاتھ میں موجود خنجر ایک دم سانپ بن گیا۔ میں نے گھبرا کر اسے فرش پر جھٹک دیا اور وہ غائب ہو گیا۔ "ہاہاہا۔ اب تم زندہ رہو گی اور مجھ سے شادی کرو گی۔ پورے سات دن بعد......" جھنکا جادوگر نے قہقہہ لگا کر کہا۔

پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر مجھ پر پھونکا اور میں ایک پنجرے میں بند نظر آنے لگی۔ جھنکا جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ "تم اس کمرے میں قید رہو گی اور میں تمہیں کھانا، پانی بھی دیتا رہوں گا۔ پھر آٹھویں دن تم سے پوچھوں گا۔ اگر تم



نے مجھ سے شادی کا فیصلہ نہ کیا تو اصل سزا دوں گا۔"

یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا اور میں پنجرے میں قید اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی۔ آٹھویں دن جھنکا جادوگر نے مجھ سے شادی کے بارے میں پوچھا تو میں نے انکار کر دیا اور کہا۔

"خبیث جادوگر۔ تم چاہے میرے جسم کے ٹکڑے کر دو لیکن میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کروں گی۔"

میرا آخری فیصلہ سن کر جھنکا جادوگر نے غضبناک ہو کر مجھ پر ایک منتر پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے میرا نچلا دھڑ مچھلی میں تبدیل ہو گیا۔ اپنے جسم کی تبدیلی پر میں رونے لگی۔ کیونکہ پاؤں نہ ہونے کے سبب میں کھڑی نہ ہو سکتی تھی۔

"ہاہاہا...... اب تم ساری عمر سمندر میں رہو گی شہزادی......" جھنکا جادوگر نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "اور میں ہر ہفتے تم سے شادی کے لیے تمہاری رضامندی معلوم کر لیا کروں گا۔ جب بھی تم رضامند ہو گئیں، تمہیں سمندر سے نکال کر تم سے شادی کر لوں گا۔"

"میں زندہ رہوں گی تو معلوم کرو گے نا......" میں نے غصے سے کہا۔

"جب تک میں نہ چاہوں تم نہیں مرو گی اور نہ مگرمچھ یا آدم خور مچھلیاں تمہیں کھائیں گی۔ کیونکہ سمندر میں تم صندوق میں بند کر کے ڈالی جاؤ گی۔"

یہ کہہ کر اس نے مجھ پر دوبارہ منتر پھونکا اور پنجرہ ایک صندوق میں تبدیل ہو گیا۔ پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر ہوا میں پھونکا۔ جواب میں ایک خوفناک جن نمودار ہو کر بولا۔ "کیا حکم ہے میرے آقا۔"

"اس صندوق کو سمندر میں پھینک دو......" جھٹکا جادوگر نے اسے حکم دیا۔

طلسمی جن نے حکم کی تعمیل کی اور صندوق کو سمندر میں ڈال دیا۔ اب جھٹکا جادوگر ہر ہفتے مجھے سمندر سے نکال کر پوچھتا ہے کہ میں شادی کرنے پر رضامند ہوں یا نہیں۔ میں انکار کر دیتی ہوں اور وہ مجھے دوبارہ صندوق میں بند کر کے سمندر میں ڈال دیتا ہے۔"

شہزادی کنول خاموش ہو کر پھر رونے لگی۔ عمرو کو جھٹکا جادوگر پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے پوچھا۔ "اب جادوگر نے کس دن آنا ہے؟"

"آج آنا ہے۔ لیکن اس کے آنے میں ابھی دو گھنٹے باقی ہیں۔" جل پری شہزادی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے آنے دو۔ آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔" عمرو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

پھر اس نے زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ اس نے خود کو شہزادی سے زیادہ خوبصورت لڑکی بنایا اور زنبیل سے زنانہ لباس نکال کر پہن لیا۔ پھر اس نے شہزادی جل پری کو صندوق سے نکالا اور ساحل سے چند قدم دور درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر اسے چھپا دیا۔ اس کے بعد وہ ساحل پر خالی صندوق کے پاس بیٹھ کر جھٹکا جادوگر کا انتظار کرنے لگا۔

❀❀......❀......❀❀



**عمرو** نے کچھ سوچ کر زنبیل سے ایک شیشی نکالی اور خالی صندوق میں رکھ دی۔ اس وقت وہ ایک خوبصورت لڑکی بنا ہوا تھا اور اسے جھٹکا جادوگر کا انتظار تھا...... جس نے شہزادی جل پری سے اس کی شادی پر رضامندی معلوم کرنے آنا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد سمندر سے ایک خوفناک مگر مچھ نکلا اور اسے دیکھ کر عمرو خوفزدہ ہو گیا۔ کیونکہ مگر مچھ اپنی خونخوار آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد مگر مچھ عمرو کی طرف بڑھنے لگا۔ عمرو ڈر گیا۔ اس نے سوچا کہ جھٹکا جادوگر تو نہ جانے کس وقت آئے گا، اس مگر مچھ سے تو جان بچانی چاہیئے۔ اس نے ارادہ کیا کہ بھاگ کر درختوں کی طرف جائے اور کسی درخت پر چڑھ جائے۔

مگر اسی لمحے مگر مچھ نے ایک دم انسانی شکل اختیار کر لی اور اس کا حلیہ دیکھ کر عمرو نے بھاگنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہی جھٹکا جادوگر ہے۔ چنانچہ وہ آرام سے بیٹھا رہا۔

"اے لڑکی...... تو کون ہے اور اس صندوق کو کس نے سمندر سے نکالا ہے؟ جل پری کہاں ہے؟" جھٹکا جادوگر نے قریب آ کر عمرو سے پوچھا۔

"کیا تم جھٹکا جادوگر ہو......؟" عمرو نے زنانہ آواز میں پوچھا۔ کیونکہ وہ لڑکی بنا ہوا تھا۔

"ہاں......" جھٹکا جادوگر نے حیران ہو کر کہا۔ "مگر تم نے کیسے پہچانا؟"

"اس طرح کہ ابھی ابھی تمہارا دوست کھٹکا جادوگر یہاں مجھے لایا تھا۔ اس نے صندوق سمندر سے نکالا اور صندوق سے جل پری شہزادی کو نکال کر اپنے ساتھ طلسم ہوشربا لے گیا۔

اس کے بدلے وہ مجھے یہاں چھوڑ گیا اور تمہارے لیے صندوق میں یہ شیشی رکھ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جب جھٹکا جادوگر آئے گا تو اس عطر کو سونگھتے ہی سارا معاملہ اس کی سمجھ میں آجائے گا۔"

ساتھ ہی عمرو نے صندوق میں رکھی شیشی اٹھا کر جھٹکا جادوگر کے حوالے کر دی۔ جھٹکا جادوگر بولا۔ "مگر تم کون ہو؟"

"میں پرستان کی شہزادی گل پری ہوں۔" عمرو نے بتایا۔ "کھٹکا جادوگر نے مجھے اترتے ہوئے دیکھا تو مجھ پر منتر پھونکا۔ جس سے میرے دونوں پر غائب ہو گئے اور میں زمین پر آ گری۔ تب کھٹکا جادوگر نے مجھے پکڑ لیا اور بولا کہ میں جھٹکا جادوگر سے تمہارے بدلے میں شہزادی کنول کو حاصل کروں گا اور اس سے شادی کروں گا۔ وہ مجھے یہاں لایا مگر تم نہ ملے اور وہ میرے بدلے میں جل پری شہزادی کو لے گیا۔ باقی معاملہ تمہیں عطر سونگھنے سے معلوم ہو جائے گا......"

"اچھا ہوا وہ تمہیں یہاں چھوڑ گیا......" جھٹکا جادوگر نے عطر کی شیشی



کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "جل پری تو مجھ سے شادی پر رضامند نہیں ہوتی لیکن تم تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔ اب میں تمہارے ساتھ شادی کروں گا...... کرو گی نا......"

"کیوں نہیں...... تم کھٹکا جادوگر سے زیادہ خوبصورت اور طاقتور ہو......" عمرو نے سر ہلا کر کہا۔ "میں تم سے ضرور شادی کروں گی۔"

یہ سن کر جھٹکا جادوگر بے حد خوش ہوا اور اس نے عطر کی شیشی ناک سے لگالی۔ لیکن سونگھتے ہی لڑکھڑایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کیونکہ شیشی میں نشہ آور عطر تھا۔ عمرو نے فوراً تلوار نکالی اور اس کا سر کاٹ ڈالا۔ جھٹکا جادوگر کے مرتے ہی جل پری شہزادی ایک دم مکمل انسانی جسم میں آ گئی۔ اب وہ اپنے پیروں پر چل سکتی تھی۔

وہ خوشی سے اچھلتی ہوئی درختوں کی آڑ سے نکل کر عمرو کے پاس آئی اور اس کا شکریہ ادا کرنے لگی۔ عمرو نے شہزادی کو ساتھ لیا اور اسے اس کے ملک ایران پہنچانے چل دیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

**طلسم** ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب بے چینی اور غصے کے عالم میں اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اسے رہ رہ کر عمرو پر غصہ آ رہا تھا۔ جس نے بھرے دربار میں اس کی داڑھی مونچھیں، سر کے بال اور بھنویں مونڈیں اور لوٹ مار کر کے طلسم سے فرار ہو گیا تھا۔ اپنی اس حالت کی وجہ سے افراسیاب دو دن سے دربار نہیں گیا تھا۔ اگرچہ عمرو نے تمام درباریوں کے بال مونڈے تھے مگر افراسیاب بادشاہ تھا۔ اس کے لیے یہ بے حد شرم کی بات تھی کہ وہ اس حالت میں دربار جائے اور دیکھنے والے اس پر ہنسیں یا آپس میں اس کے متعلق مذاق کریں۔

اس کی ملکہ حیرت نے کہا۔ ”کب تک دربار نہیں جاؤ گے۔ دوبارہ بال بڑھنے میں تو ایک مہینہ لگ جائے گا۔“

”دیکھو ملکہ...... میں جادو سے اپنے بال بڑھا سکتا ہوں“۔ افراسیاب نے کہا۔ ”میرے درباریوں نے بھی جادو سے بال بڑھا لیے ہیں۔ لیکن میں جادو کی بجائے قدرتی طریقے سے بال بڑھانا چاہتا ہوں۔ ورنہ درباریوں اور بادشاہ میں فرق نہیں رہے گا۔“

”تو پھر کوئی دوا کھاؤ جس سے فوراً بال بڑھ کر پہلے جتنے ہو جائیں۔“ ملکہ نے مشورہ دیا۔ ”ہاں...... یہ ٹھیک رہے گا۔ تم شاہی حکیموں سے ایسی دوا کے متعلق پوچھ گچھ کرو۔“ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔ ملکہ حیرت نے فوراً ہی شاہی



حکیموں کو محل میں طلب کیا اور ان سے کہا۔ ”شہنشاہ سلامت کے لیے ایسی دوا تیار کرو جس سے فوراً بال اگ آئیں یا پہلے کی طرح ہو جائیں۔“

حکیموں نے جواب دیا۔ ”ملکہ عالیہ۔ ایسی دوا تیار کرنے میں چالیس دن لگ جائیں گے۔“

”نہیں...... دوا کل تک چاہیئے۔ شہنشاہ اتنا انتظار نہیں کر سکتے۔“ ملکہ حیرت نے کہا۔ ”کہیں سے تیار دوا مل سکتی ہے؟“

”جی ہاں...... ایران میں ایک مشہور حکیم رہتا ہے۔ اس نے ایک سفوف بنا رکھا ہے جس کی ایک خوراک کھاتے ہی بال چھ انچ تک بڑھ جاتے ہیں۔ دوسری خوراک کھانے پر بال ایک فٹ لمبے ہو جاتے ہیں۔“ ایک حکیم نے بتایا۔ ”لیکن وہ دوا بہت مہنگی دیتا ہے۔“

”ہم اس حکیم کو منہ مانگی قیمت دیں گے۔ اس کا نام بتاؤ“ ملکہ نے خوش ہو کر کہا۔ ”اس کا نام حاذق ہے۔ پورے ایران میں مشہور ہے۔“ حکیم نے بتایا۔

ملکہ نے شاہی حکیموں کو رخصت کیا اور کمرے میں آ کر شہنشاہ افراسیاب کو حکیم حاذق کے بارے میں بتایا۔ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔

”حکیم حاذق کو فوراً طلب کر لو۔ طلسمی جن کو بھیجو کہ اسے اٹھا لائے......“

”نہیں عالی جاہ...... یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔“ ملکہ نے کہا۔ ”جن اسے یہاں لے آیا تو ہو سکتا ہے وہ خفا ہو جائے اور دوا دینے سے انکار کر دے۔ آپ کسی قاصد کو بھیجیں کہ وہ حکیم حاذق کو عزت سے یہاں لائے یا اس سے دوا خرید کر لائے۔“

”ٹھیک ہے...... جیسے مناسب سمجھو۔ بہر حال دوا آج ہی مل جانی چاہیئے

پاکسوسائٹی ڈاٹ کام

تا کہ میں کل دربار جا سکوں......" افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ملکہ حیرت نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پھونکا اور فرش پر طلسمی پتلا نمودار ہو گیا۔ اس نے پوچھا۔ "کیا حکم ہے ملکہ عالیہ؟"

"مچھر جادوگر کو پیغام دو کہ فوراً یہاں آئے۔" ملکہ نے طلسمی پتلے کو حکم دیا۔ طلسمی پتلا غائب ہو گیا۔ افراسیاب نے کہا۔ "اس کی بجائے کوتلہ جادوگر کو بلا لینا تھا۔ اسی کی وجہ سے عمرو نے میرا یہ حشر کیا ہے۔"

"نہیں عالی جاہ...... کوتلہ جادوگر کو آپ نے عمر قید کی سزا دی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ انتقام لینے کے لیے کوئی غلط دوا لے آئے جس سے آپ کو نقصان پہنچ جائے۔ پھر مچھر جادوگر بہت تیز رفتار ہے۔ وہ جلدی حکیم حاذق کو لے آئے گا یہاں۔" ملکہ نے جواب دیا۔ چند منٹ بعد ایک غلام نے مچھر جادوگر کی آمد کی اطلاع دی۔ ملکہ حیرت اپنے کمرے میں آئی اور مچھر جادوگر کو اندر طلب کیا۔

"حکم فرمائیں ملکہ عالیہ۔ کیسے یاد فرمایا ہے۔" مچھر جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت کہنے لگی۔ "ایران میں حاذق نام کا ایک مشہور حکیم رہتا ہے۔ اس نے بال اگانے کا سفوف تیار کیا ہے۔ فوراً جاؤ اور اسے منہ مانگی قیمت دے کر سفوف لے آؤ یا حکیم کو ساتھ لے آؤ۔ اس سے کہنا کہ سفوف ساتھ لیتا آئے۔"

"بہت بہتر ملکہ عالیہ۔ میں ابھی اس حکیم کو لاتا ہوں یا اس سے سفوف خرید کر لاتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکلا۔ محل سے باہر آ کر اس نے جادو سے ایک طلسمی تخت بنایا اور اس پر بیٹھ کر ایران کی طرف روانہ ہو گیا۔



**ایران** کے بادشاہ نے شہزادی کنول کو جھکا جادوگر کے چنگل سے آزاد کرانے پر عمرو کا شکریہ ادا کیا اور اسے بھاری انعام و اکرام سے نوازا۔

"ہماری خواہش ہے کہ تم ایک ہفتہ ہمارے مہمان رہو اور ہمیں خدمت کا موقع دو۔ کیونکہ تم نے ہم پر عظیم احسان کیا ہے۔" بادشاہ نے کہا۔

"نہیں حضور...... مجھے آج ہی واپس جانا ہے۔ میں مچھلی لینے کے لیے گھر سے نکلا تھا۔ میری بیگم انتظار کر رہی ہوگی۔ مجھے اجازت دیجئے۔" عمرو نے کہا۔

بادشاہ نے مسکراتے ہوئے اسے اجازت دی اور عمرو واپس اپنے ملک چل دیا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ ایران سے نکلتے ہی اسے فضا میں اڑتا ہوا ایک تخت دکھائی دیا جو ابھی کافی فاصلے پر تھا۔ عمرو نے فوراً درختوں کے پیچھے گھوڑا روکا اور جلدی سے رنگ و روغن نکال کر اپنی شکل بدلنے لگا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تخت پر کوئی جادوگر سوار ہے اور ہو سکتا ہے وہ اسی کی تلاش میں آ رہا ہو۔ شکل بدل کر وہ درختوں کی آڑ سے نکل آیا۔ اتنے میں تخت قریب آ گیا۔ جس پر ایک بدصورت سا جادوگر بیٹھا تھا۔

جادوگر نے عمرو کی طرف دیکھا تو عمرو نے ہاتھ کے اشارے سے اسے سلام کیا۔ جادوگر نے عمرو کے سامنے تخت اتارا اور عمرو ہوشیار ہو گیا۔

”بڑے میاں ......کیا تم ایران سے آرہے ہو؟“ جادوگر نے عمرو سے پوچھا۔

عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ ”کتنے بدتمیز ہو۔ جادوگر ہو کر بھی اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ کسی اجنبی سے گفتگو کرنے سے پہلے اپنا تعارف کرایا جاتا ہے۔“

”میرا نام مچھر جادوگر ہے اور میں طلسم ہوشربا سے آیا ہوں۔“ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”مجھے ملکہ عالیہ نے بھیجا ہے۔ ایران میں حاذق نام کا کوئی حکیم رہتا ہے جس کے پاس بال اگانے کا سفوف ہے اور میں......!“

”بس بس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔“ عمرو تیزی سے ہاتھ اٹھا کر بولا۔

”کیا سمجھ گئے ہو......؟“ مچھر جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

”یہی کہ عمرو عیار شہنشاہ افراسیاب کا سر، داڑھی اور مونچھیں مونڈ کر بھاگ گیا اور ملکہ نے تمہیں افراسیاب کے لیے سفوف لینے بھیجا ہے۔“

”ارے......“ مچھر جادوگر حیرت سے اچھل پڑا۔ ”بڑے میاں تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں وہ سفوف افراسیاب کے لیے لینے آیا ہوں اور عمرو نے افراسیاب کی داڑھی مونچھیں اور سر مونڈا تھا......کیا تم کوئی جادوگر یا نجومی ہو؟“

”ارے احمق...... میں ہی حاذق حکیم ہوں اور طلسم ہوشربا جا رہا ہوں۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”کچھ دیر پہلے ملکہ حیرت نے طلسمی پتلے کے ذریعے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ عمرو عیار شہنشاہ افراسیاب اور اس کے درباریوں کے سر، داڑھی مونچھیں اور بھنویں مونڈ کر فرار ہو گیا ہے۔ اب وہ مچھر جادوگر کو میرے پاس بال اگانے کی دوا لینے کے لیے بھیج رہی ہے اور میں اسے دوا دینے



سے انکار نہ کر دوں یا دوا لے کر مچھر جادوگر کے ساتھ طلسم ہوشربا چلا آؤں اور خود ہی شہنشاہ کو دوا پیش کروں۔ یہ پیغام سن کر میں نے سوچا کہ نہ جانے تم کب آؤ اس لیے خود ہی طلسم جانا چاہیئے اور شہنشاہ کو دوا دے کر انعام واکرام حاصل کروں۔“

”اچھا......تو یہ بات ہے......“ مچھر جادوگر نے عمرو کی بات سمجھ کر کہا۔ ”کیا دوا تمہارے پاس ہے؟“

”ہاں...... میں دوا ہی تو پہنچانے جا رہا تھا۔“ عمرو بولا۔ ”تمہیں دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم ہی خچر جادوگر ہو......اس لیے رک گیا۔“

”خچر نہیں...... میرا نام مچھر جادوگر ہے۔“ مچھر جادوگر نے منہ بنا کر کہا۔

”اچھا......تم واپس جاؤ......اور ملکہ عالیہ کو اطلاع دو کہ میں دوا لے کر پہنچنے والا ہوں۔“

”ارے......گھوڑے پر تو تم دو دن میں پہنچو گے۔“ مچھر جادوگر تیزی سے بولا۔

”مجبوری ہے۔ میں تمہاری طرح جادوگر تو نہیں ہوں، مچھر بھائی کہ جادو سے تخت بنالوں۔“ عمرو نے بے بسی سے کہا۔

مچھر جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم تخت بنالو۔ میرے تخت پر آجاؤ۔ تمہیں لے جانے کے لیے تو تخت پر آیا ہوں۔“

”لیکن گھوڑا کہاں چھوڑوں......آج ہی پانچ ہزار میں خریدا ہے۔ اگر تم پانچ ہزار دینے کا وعدہ کرو تو چھوڑ دیتا ہوں۔“ عمرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔طلسم پہنچ کر رقم لے لینا۔"

مچھر جادوگر نے ناگواری سے کہا۔"جلدی آؤ۔ ملکہ اور شہنشاہ انتظار کر رہے ہوں گے۔"

عمرو گھوڑے سے اترا اور آگے بڑھ کر طلسمی تخت پر بیٹھ گیا۔مچھر جادوگر نے تخت کو واپس چلنے کا حکم دیا اور تخت فضا میں بلند ہو کر اڑنے لگا۔

طلسم کی حدود میں داخل ہونے کے بعد عمرو نے مچھر جادوگر سے کہا۔"اب نکالو پانچ ہزار اشرفیاں۔"

"ذرا صبر کرو......شہر تو پہنچ جائیں۔" مچھر جادوگر بولا۔

"مگر تم نے وعدہ کیا تھا کہ طلسم پہنچتے ہی رقم دے دو گے۔" عمرو نے بگڑ کر کہا۔

"ارے......تم تو بہت بے صبرے حکیم ہو......" مچھر جادوگر بولا۔"رقم میری جیب میں نہیں میرے گھر میں ہے۔تمہیں شاہی محل میں چھوڑ......"

"ہرگز نہیں......" عمرو اس کی بات کاٹتا ہوا غرایا۔"پہلے اپنے گھر چلو۔ وہاں مجھے رقم دو۔پھر میں شاہی محل جاؤں گا۔ورنہ میں یہیں سے واپس لوٹ جاتا ہوں۔تم جانو اور تمہارا گنجا بادشاہ جانے......ملکہ نے دوبارہ پتلا بھیجا تو میں بتا دوں گا کہ میں کیوں واپس گیا ہوں۔"

"ارے......ایسا غضب مت کرنا۔افراسیاب تو میری کھال کھینچ لے گا۔ وہ پہلے ہی عمرو کی وجہ سے سخت غصے میں ہے۔" مچھر جادوگر نے گھبرا کر کہا۔

پھر اس نے طلسمی تخت کو اپنے محل چلنے کا حکم دیا۔عمرو بولا۔"ملکہ کو پیغام بھیج



دو کہ ہم تھوڑی دیر میں شاہی محل پہنچ جائیں گے۔"

مچھر جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر ہوا میں پھونکا۔فوراً ہی ایک طلسمی طوطا نمودار ہو کر اس کے اوپر اڑتا ہوا بولا۔"کیا حکم ہے میرے آقا......؟"

"شاہی محل جاؤ اور ملکہ عالیہ کو پیغام دو کہ میں ایران سے حکیم حاذق کو لے کر آ رہا ہوں۔تھوڑی دیر بعد پہنچ جاؤں گا۔" مچھر جادوگر نے حکم دیا۔

طوطا پیغام سن کر فوراً غائب ہو گیا۔چند منٹ بعد طلسمی تخت شہر پہنچا اور مچھر جادوگر کے محل میں اترا۔وہ دونوں تخت سے اترے تو تخت غائب ہو گیا۔مچھر جادوگر عمرو کو لیے ایک کمرے میں آیا اور اس سے بولا۔"تم بیٹھو......میں دوسرے کمرے سے رقم لاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔عمرو نے پلنگ پر بیٹھ کر برفی کا لفافہ نکالا اور گود میں رکھ لیا۔پانچ منٹ بعد مچھر جادوگر کمرے میں آیا۔اسے دیکھتے ہی عمرو اس طرح منہ چلانے لگا جیسے کچھ کھا رہا ہو۔

"یہ لو پانچ ہزار اشرفیاں......" مچھر جادوگر نے تھیلی عمرو کو دیتے ہوئے کہا۔"یہ کیا کھا رہے ہو۔"

"بھوک لگی ہے۔مٹھائی کھا رہا ہوں۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔"لو......تم بھی چکھو......"

اس نے لفافے سے برفی کا ایک ٹکڑا نکال کر مچھر جادوگر کے ہاتھ میں دے دیا۔برفی دیکھ کر جادوگر کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ برفی کھانے لگا۔مگر کھاتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔کیونکہ برفی نشہ آور تھی۔عمرو دیکھ چکا تھا کہ محل

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

میں اور کوئی نہیں ہے۔ اس نے جلدی سے مچھر جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پیوست کر کے پلنگ کے نیچے چھپا دیا۔ پھر وہ اطمینان سے محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں سونے کی اشرفیوں سے بھرے سات صندوق رکھے تھے۔

عمرو نے ساری اشرفیاں صندوقوں سے نکال کر اپنی سلیمانی زنبیل میں بھر لیں۔ پھر کمرے سے نکل کر محل کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ محل سے باہر آیا تو سامنے سے کوتوال گزر رہا تھا۔ اس کے سر پر بال دیکھ کر عمرو چونکا اور سمجھ گیا کہ اس نے جادو سے بال اگائے ہیں ورنہ وہ تو کوتوال کو بھی دربار میں گنجا کر کے گیا تھا۔ کوتوال نے اسے محل سے نکلتے دیکھا تو ٹھٹک کر رک گیا۔ پھر تیزی سے عمرو کے قریب آ گیا۔

"اجنبی......تم کون ہو......میں نے تمہیں طلسم میں پہلے کبھی نہیں دیکھا......" کوتوال نے سخت لہجے میں عمرو سے پوچھا۔

"او گنجے کوتوال......تمیز سے بات کر......تو مجھے نہیں جانتا کہ میں حکیم جادوگر ہوں۔" عمرو نے غصے سے کہا۔

"کیا بک رہے ہو۔ میرے سر پر تو بال ہیں۔" کوتوال اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا غرایا۔

"ہاں......لیکن یہ جادوئی بال ہیں۔ مچھر جادوگر کی طرح مجھ سے اصلی بال لگوا لو۔" عمرو نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا......تو تم حکیم جادوگر ہو......" کوتوال حیرت سے بولا۔ "کہاں سے



آئے ہو؟"

"ایران سے آیا ہوں۔ ملکہ عالیہ نے شہنشاہ افراسیاب کے بالوں کے لیے مچھر جادوگر کو بھیج کر اس کے ذریعے مجھے بلوایا تھا۔ مگر یہاں آ کر مچھر پہلے مجھے اپنے محل میں لایا اور درخواست کی کہ میں اس کے بھی اصلی بال اگا دوں۔ میں نے دس ہزار اشرفیاں لے کر بال اگا دیئے۔ اب افراسیاب کے محل جا رہا ہوں۔"

"ٹھہرو......ابھی مت جاؤ حکیم جادوگر......میرے بال بھی اگا دو...... میں تمہیں بیس ہزار اشرفیاں دوں گا......" کوتوال جادوگر نے درخواست کی۔

"پاگل ہوئے ہو۔ یہاں سڑک پر تمہارے بال اگاتے دیکھ کر کسی نے افراسیاب کو شکایت کر دی تو وہ مجھ پر خفا ہو گا اور تمہیں بھی نوکری سے فارغ کر دے گا۔ اپنے محل چلو۔ وہاں تمہارے بال اگا کر افراسیاب کے پاس چلا جاؤں گا۔" عمرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے......آؤ میرے ساتھ......" کوتوال جادوگر خوش ہو کر بولا۔

اور عمرو اس کے ساتھ چل دیا۔ کوتوال جادوگر اپنے محل پہنچا اور ایک کمرے میں آ کر عمرو سے بولا۔ "چلو......میرے بال اگاؤ۔"

"پہلے بیس ہزار تو لاؤ......کیا پتہ بال اگنے کے بعد تم رقم دینے سے انکار کر دو......" عمرو نے کہا۔

"تم بیٹھو......میں اشرفیاں لاتا ہوں......" کوتوال جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پانی کا گلاس بھی لے آنا، بال اگانے کے لیے......" عمرو نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

کوتوال کمرے سے نکل گیا۔ عمرو نے زنبیل سے ایک پڑیا نکال کر ہاتھ میں لے لی۔ چند لمحوں بعد کوتوال اشرفیوں کی دو تھیلیاں اور پانی کا گلاس لایا۔

"یہ لو...... پوری بیس ہزار اشرفیاں ہیں......" اس نے تھیلیاں عمرو کو دیتے ہوئے کہا۔

عمرو نے تھیلیاں لے کر پڑیا اسے دی اور بولا۔ "اسے پانی میں گھول کر پی جاؤ۔ یہ سفوف گیسو پانچ منٹ میں بالوں کو چھ انچ لمبا کر دیتا ہے۔"

کوتوال نے پڑیا کھول کر اس میں موجود سفوف پانی میں گھولا اور پی گیا۔ مگر ایک منٹ سے پہلے ہی اس کا سر چکرانے لگا اور وہ بے ہوش ہو کر فرش پر آ گرا۔ عمرو نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھے۔ پھر زبان میں سوئی پیوست کر کے اسے اپنی زنبیل میں ڈالا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ آخر ایک کمرے میں اسے مال و زر سے بھرے دس صندوق نظر آ گئے اور وہ ساری دولت اپنی سلیمانی زنبیل میں بھر کر کمرے سے نکل آیا۔



**افراسیاب** اور ملکہ حیرت بے تابی سے ایرانی حکیم کا انتظار کر رہے تھے۔ مچھر جادوگر کا طلسمی پتلا نصف گھنٹہ پہلے انھیں بتا گیا تھا کہ مچھر جادوگر حکیم حاذق کو ایران سے لا رہا ہے اور تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جائے گا۔ افراسیاب بے قراری سے ٹہلتا ہوا بولا۔

"نہ جانے مچھر جادوگر کہاں مر گیا۔ ابھی تک ایرانی حکیم کو لے کر نہیں پہنچا۔ تم طلسمی پتلے کو دوبارہ اس کی طرف بھیجو......"

ملکہ حیرت طلسمی پتلے کو طلب کرنے کے لیے منتر پڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک غلام نے آ کر اطلاع دی۔ "ملکہ عالیہ! ایرانی حکیم حاذق آ گیا ہے۔"

"اسے فوراً اندر بھیجو......" افراسیاب نے تیزی سے کہا۔

غلام پلٹ کر باہر گیا اور چند لمحوں بعد ایرانی حکیم کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ملکہ اور افراسیاب کو سلام کر کے کہا۔ "میں حکیم حاذق ہوں۔"

"آؤ بیٹھو حکیم جی......" ملکہ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ "مچھر جادوگر نہیں آیا۔"

"نہیں ملکہ عالیہ...... اس نے مجھے محل کے دروازے پر پہنچا کر کہا کہ میں اکیلا ہی اندر جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ شہنشاہ اس کی موجودگی میں بال اگوانا پسند نہ

کریں۔" حکیم حاذق نے ادب سے کہا۔

"ٹھیک ہے...... اس کی یہاں کوئی ضرورت نہیں تھی......" افراسیاب بولا۔ "تم میرے بالوں کے لیے دوا دو...... ہم تمہیں منہ مانگی قیمت اور انعام دیں گے۔"

"بہتر عالی جاہ...... میں سفوف گیسو ساتھ لایا ہوں اور کافی سارا لایا ہوں تا کہ ملکہ عالیہ بھی اپنے بال چار فٹ تک لمبے کر سکیں۔" حکیم حاذق نے کہا۔

"پانی منگوائیں......"

ملکہ نے تالی بجائی۔ ایک کنیز اندر آئی اور ملکہ نے اسے پانی لانے کا حکم دیا۔ کنیز فوراً باہر جا کر پانی کا جگ بھر لائی۔ پانی میز پر رکھ کر وہ باہر چلی گئی تو حکیم حاذق نے دو گلاسوں میں پانی بھرا۔ پھر جیب سے دو پڑیاں نکالیں اور ان میں موجود سفوف دونوں گلاسوں میں گھول دیا۔

"لیجیے عالی جاہ......" وہ ایک گلاس اٹھا کر افراسیاب کو پیش کرتا ہوا بولا۔

"یہ دوا پینے کے پانچ منٹ بعد آپ کے سر، داڑھی وغیرہ کے بال اگنے لگیں گے اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر پہلے کی طرح لمبے ہو جائیں گے......"

پھر اس نے دوسرا گلاس اٹھا کر ملکہ کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ "لیجیے ملکہ عالیہ! یہ میں آپ کو تحفہ کے طور پر مفت میں خوراک دے رہا ہوں۔ آپ کے سر کے بال پہلے دو فٹ لمبے ہیں اس لیے ایک خوراک پینے سے تین فٹ اور بڑھ کر پانچ فٹ لمبے ہو جائیں گے جس سے آپ کے حسن میں اضافہ ہو جائے گا۔"



اس کی بات سن کر پہلے افراسیاب نے سفوف والا پانی پیا۔ پھر ملکہ حیرت نے پی لیا اور انتظار کرنے لگے۔ لیکن ایک منٹ بعد ہی وہ دونوں بے ہوش ہو گئے۔ کیونکہ سفوف نشہ آور تھا اور حکیم حاذق اصل میں عمرو تھا۔ اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کیا۔

پھر زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور خود کو ملکہ حیرت کا ہم شکل بنا کر زنانہ لباس پہن لیا۔ اس نے زنبیل سے استرا نکالا اور ملکہ کے سر کے بال اور بھنویں مونڈ کر کمرے سے نکل آیا۔ اب وہ ملکہ کا ہمشکل بنا ہوا تھا۔ اس نے باہر کھڑے غلام سے ملکہ کی آواز میں کہا۔

"شہنشاہ سلامت کا اندر علاج ہو رہا ہے۔ جب تک وہ خود نہ بلائیں اندر کسی کو نہ جانے دینا۔"

غلام کو حکم دینے کے بعد وہ محل میں گھومنے لگا۔ آخر وہ اس کمرے میں جا پہنچا جس میں افراسیاب کا ذاتی خزانہ تھا۔ عمرو نے دروازہ اندر سے بند کر کے سارا خزانہ اپنی زنبیل میں بھرا اور کمرے سے نکل آیا۔ محل کے دروازے پر آ کر اس نے دربانوں سے ملکہ کی آواز میں کہا۔

"میرے لیے تخت بناؤ...... میں ہوا خوری کے لیے جاؤں گی۔ تخت کو میرے تابع کر دینا......"

اس کا حکم سن کر ایک دربان نے منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا اور وہاں طلسمی تخت نمودار ہو گیا۔ عمرو نے تخت پر بیٹھ کر اسے اڑنے کا حکم دیا۔ تخت فضا میں بلند ہوا تو عمرو نے اسے اپنے ملک کی طرف چلنے کا حکم دیا اور تخت اس کے ملک کی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

طرف پرواز کرنے لگا۔

دو گھنٹے بعد افراسیاب کو ہوش آیا تو وہ حکیم حاذق کو غائب پا کر اور ملکہ کا مونڈا ہوا سر دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے طلسمی کتاب سامری پر منتر پھونکا اور کھول کر پڑھنے لگا۔ لکھا تھا۔

”حکیم حاذق کے روپ میں عمرو تھا، جسے مچھر جادوگر حکیم سمجھ کر لایا تھا۔ عمرو نے اس کے ساتھ پہلے اس کے محل جا کر اسے بے ہوش کیا اور اس کی دولت لوٹی۔ پھر کوتوال جادوگر کا محل لوٹا اور اب آپ کا خزانہ لوٹ کر ملکہ کے روپ میں اپنے ملک پہنچ چکا ہے۔“

حقیقت پڑھ کر افراسیاب نے سر پیٹ لیا کہ عمرو پہلے اس کے بال مونڈ گیا تھا۔ اب اس کی ملکہ کو بھی گنجا کر کے بھاگ گیا تھا۔

(ختم شد)

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام